مجددِ مائۃ حاضرۃ شیخ الاسلام و المسلمین
امام اہل سنت احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن (المتوفی ۱۳۴۰ھ)
کے صد سالہ عرس کے موقع پر خصوصی اشاعت
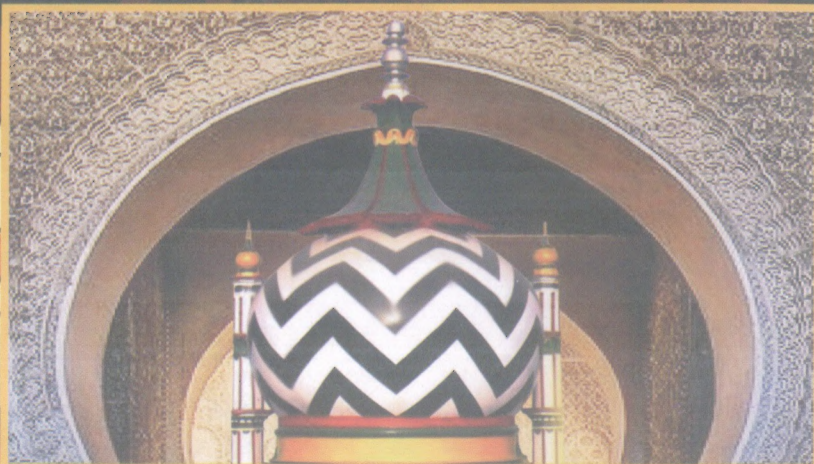
مُحاسنِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

بزبان علمائے دیوبند

حسبِ ارشاد
مقدام العلماء الاغیرین، ضیغم اہل سنت
مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابو حفص
پیر سید مظفر شاہ قادری مدظلہ العالی

تصنیف
خادم مسلک اہل سنت
محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

ناشر: بزم تحفظ عقائد اہل سنت و جماعت

محاسن اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ علیہ

بہ زبان علماء دیوبند

﴿......مؤلف......﴾

افضال حسین نقشبندی

﴿......ناشر......﴾

شعبہ نشرو اشاعت مرکز اہل سنت حیدر آباد

باہتمام: مقدام العلماء الاغیرین ضیغم اسلام حضرت علامہ مولانا ابو حفص سید مظفر شاہ قادری زید مجدہ

نام کتاب : محاسن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہ زبان علماء دیوبند

مؤلف : افضال حسین نقشبندی

صفحات : 120

مصحح : علامہ سید وہاج قادری، محمد جہانگیر عطاری

سن اشاعت : اکتوبر 2018ء بہ مطابق صفر المظفر ۱۴۳۹ھ

تعداد : 1100

ناشر : شعبہ نشرو اشاعت مرکز اہل سنت حیدرآباد

ھدیہ : 200 روپے

رابطہ : محمد ظفر رضوی 03342611558

شرفِ انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو ان تمام ذواتِ قدسیہ کے نام منسوب کرتے ہوئے فخر اور طمانیت محسوس کر رہا ہے۔ جنہوں نے اپنے اپنے دور میں احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا عظیم الشان فریضہ انجام دے کر باطل کو ذلیل و خوار کیا اور حق کے چہرے کو مزید روشن اور منور کیا۔

☆☆☆☆☆ بالخصوص ☆☆☆☆☆

1......فرید الدہر، وحید العصر، تاج المحققین، سراج المدققین، خاتمۃ الفقہاء والمحدثین، سلطان العلماء المتبحرین، شیخ الاسلام والمسلمین، آیۃ من آیات اللہ، معجزۃ من معجزاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلسنت، مجدد دین و ملت، الشاہ امام احمد رضا خان حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ

2......الشیخ الانام، جمال اولیاء، نائب و مظہر اعلیٰ حضرت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتی انام، مرجع الخواص والعوام، حجۃ الاسلام، الشاہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۴۳ء)

3......لسانِ رضا، فضیلۃ الشیخ، جگر گوشۂ حجۃ الاسلام، مفسرِ اعظم ہند، حضرت شاہ مفتی محمد ابراہیم رضا خان المعروف جیلانی میاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۹۶۵ء)

4......وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، شیخ العرب والعجم، باغِ رضا کے گُلِ شگفتہ، فلک رضا کے نیّر تاباں، قاضی القضاۃ فی الھند، حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری الازہری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۱۸ء)

5......خوشبوئے رضا یادگارِ اسلاف، خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے عظیم چشم و چراغ، داماد مفسرِ اعظم ہند، ہم شبیہ مفتی اعظم ہند، حضور شوکت اہل سنت الشاہ پیر محمد شوکت حسن رضا خان قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۱۷ء)

6......خلیفہ حجۃ الاسلام، مظہر جلالِ فاروق اعظم، ضیغم اسلام، مناظرِ اسلام، بطلِ حریت، جبل استقامت، حضور شیرِ اہلسنت علامہ مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۱ء)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	1
2	دیباچہ	2
3	وجہ تصنیف	8
4	امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے "اعلیٰ حضرت" ہونے کا دیوبندی علماء کے قلم سے اقرار	12
5	سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "امام" ہونے کا اقرار دیوبندی علماء کے قلم سے	22
6	سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "علامہ" ہونے کا اقرار دیوبندی عالم کے قلم سے	27
7	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تمام علوم کے ماہر تھے سرفراز خان گکھڑوی کی تصدیق	27
8	کلام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دیوبندی علماء کا بطورِ تائید اپنی کتب میں نقل کرنا	29
9	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا گستاخانِ رسول کے بارے میں غصہ شاید ان کے لئے ذریعۂ نجات بن جائے	47
10	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے دیوبند پر فتوے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مغلوب ہو کر دیئے جس پر وہ عند اللہ معذور و مغفور ہیں	48

11	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو "فقہاء اُمت" میں شمار کرنا	50
12	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ریاضی و جفر میں مہارت رکھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے شمار نعتیں اور سلام لکھا دیوبندی مولوی کا اقرار	50
13	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام کمال ادب و تعظیم کا شاہکار ہے اور آپ حقیقی معنی میں شیفتہ رسول تھے	51
14	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "مشہور حنفی عالم" ہونے کا اقرار	54
15	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بے شک عالمانہ شان رکھتے تھے، جگن پوری دیوبندی اور خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی کا اقرار	54
16	مولوی اشرف علی تھانوی کا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی شدومد سے حمایت کرنا	55
17	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دیوبندی علماء پر فتویٰ لگانے پر ثواب ملے گا	56
18	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ شہرت "عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" ہے	58
19	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "شمس العلماء" ہونے کا اقرار	59
20	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام بغیر "مولانا" کے لینے پر تھانوی کا ڈانٹنا اور خفا ہونا	60
21	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "محدث" ہونے کا اقرار	63

22	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں اور سلام لکھے	63
23	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''بحر العلوم'' ہونے کا اقرار	64
24	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ''ذہانت وعلمیت'' کا اقرار	64
25	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''امام اہلسنت'' ہونے کا اقرار	64
26	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرۃ'' ہونے کا اقرار	66
27	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''کثیر التصانیف مصنف'' ہونے کا اقرار	66
28	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''ہزارہا علمی فتاویٰ'' لکھنے کا اقرار	68
29	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پچاس علوم میں کتب تصنیف کیں اور پچاس علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے	69
30	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''الشیخ'' اور ''مجدد الدہر'' ہونے کا اقرار	69
31	بریلوی حنفی المذہب، اہل سنت وجماعت، صوفی المشرب اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ قادری سلسلہ کے بزرگ ہیں دیوبندی مولوی کا اقرار	70
32	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے ذہین تھے	74
33	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے ذی علم اور بڑے ذہین ہونے کا اقرار	74

نمبر	عنوان	صفحہ
34	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے دیوبندی مولوی کی دعا	75
35	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شمس العارفین، حسان الوقت، اور مقبول بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اقرار	75
36	شہرہ آفاق ریاضی داں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم ریاضی کے قائل تھے	76
37	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردّ مرزائیت میں خدمات کا اعتراف دیوبندی علماء کے قلم سے	77
38	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردّ قادیانیت پر لکھی گئی کتب کا تعارف دیوبندی مولوی کے قلم سے	81
39	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مرزائیت کے خلاف قلمی جہاد کا اقرار	83
40	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیت کے خوب بخیے اُدھیڑے ہیں	85
41	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وقت کے جید عالم دین ہیں اور قادیانیت کو غیر مسلم قرار دیا مولوی اللہ وسایا دیوبندی کا اقرار	86
42	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ماہر ''نثر نگار اور باذوق شاعر'' ہونے کا اقرار	87
43	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبِ کمال شاعر ہونے کا اقرار	87
44	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعتوں کو پڑھ کر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے	89

45	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں معنویت کے ساتھ ساتھ شعر و سخن کی سب فنی خوبیاں موجود ہیں	89
46	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نعت گوئی پر بہت لکھا اور بہت اچھا لکھا ہے	90
47	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دنیوی علوم (فزکس، کیمسٹری، جیالوجی) پر گہری نظر	90
48	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ شیعیت میں خدمات کا اقرار دیوبندی علماء کے قلم سے	91
49	سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام شیعہ کی تکفیر کرنے والے علماء میں نمایاں ہے	103
50	سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل شیعہ فرقہ کے خلاف لکھا	103
51	سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ شیعیت میں خدمات کا اعتراف، دیوبندی مجلّہ بینات کی روشنی میں	106
52	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ردالرفضہ'' سونے سے تولنے کے قابل ہے	107
53	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ردشیعیت میں اکابر علمائے دیوبند سے سخت فتویٰ دیا	108

54	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے انگریز حکومت کے دور میں بھی شیعیت کے کلمہ واذان میں اضافہ کے رد میں لکھا	109
55	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دشمن جہنمی ہے دیوبندی مولویوں کا اقرار	112
56	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن اپنے ہم عصر مترجمین کے ترجموں سے کہیں بہتر وافضل ہے	115
57	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن پُر خلوص اور سلیس ہے	116
58	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن بیسویں صدی کے اوائل میں لکھے گئے تراجم میں مشہور ترجمہ ہے	116
59	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن میں دیوبندی مکتبہ تاج کمپنی والوں کی تحریفات کا اپنوں کے قلم سے ہی اقرار	117
60	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بوصیری دوراں اور مقبول بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اقرار	118
61	حرف آخر	120

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم میں اللہ جل وعلیٰ نے اپنے نیک بندوں کی شان ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون (سورۃ یونس آیت ٦٢) خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع میں حدیث نمبر 6502 کے تحت امام بخاری علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں" من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب "ترجمہ: جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے تو میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

متذکرہ بالا آیت و حدیث سے اللہ کے نیک بندوں کا مقام و مرتبہ خوب واضح ہو جاتا ہے۔

اللہ کے نیک بندوں کی فضیلت کی ایک دوسری جہت بھی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ " الفضل ما شھدت بہ الاعداء "یعنی فضیلت وہ ہے کس کی گواہی دشمن بھی دے۔ یعنی اپنے تو اپنے دشمن بھی جس کی تعریف کئے بغیر نہ رہیں ایسا ہی کچھ معاملہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

زیر نظر کتاب میں مخالفین (دیابنہ) کی کتب سے وہ حوالے نقل کئے گئے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تعریف بہ زبان علماء دیو بند کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے نوجوان مؤلف جناب افضال حسین نقشبندی سلمہ القوی کو جنھوں نے نہایت عرق ریزی سے حوالہ جات جمع کئے ہیں۔ اللہ کریم زور قلم اور زیادہ کرے۔

آمین

ابو الحسین رضوی عفا عنہ الرحمن

دیباچہ

امام اہلسنت ، مجدد دین وملت ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت وہ ہستی ہے جس نے برصغیر پاک و ہند میں تن تنہا اس دور کے تقریباً سب فتنوں کا مقابلہ کیا، چاہے وہ توحید کے پردے میں محبوبان خدا کی گستاخی کی تحریک ہو، اہلبیت کی محبت کے در پردہ صحابہ کا بغض ہو، باہم محبت کے عنوان سے صلح کلیت کا زہر ہو یا ختم نبوت کے انکار کا فتنہ ہو، امام اہلسنت نے ان تمام فتنوں کا علمی رد کیا، اب بجائے ان کی خدمات کو تسلیم کرنے کے معاندین نے آپ کی ذات کو مختلف حیلوں بہانوں سے مجروح کرنا شروع کر دیا، ان تمامی حضرات میں سے دیو بندی طبقہ اس دھندے میں پیش پیش رہا، ان حضرات نے کبھی تو آپ کو بدعت میں ملوث ثابت کرنا چاہا اور کبھی آپ کو مشرک کے تمغہ سے نوازا اور ان باتوں سے بھی دل نہیں بھرا تو گستاخ کہہ کر دل کی بھڑاس نکالنا چاہی ،لیکن ان تمام الزامات کے باوجود اکابرین دیو بند اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی جرات نہ کر سکے۔ مگر جب ان کے چاہنے والوں نے یہ دیکھا کہ جب وہ اپنے اکابرین کی گستاخانہ عبارات کی صفائی تو دے نہیں پائیں گے تو انہوں نے امام اہلسنت کی تکفیر کا شوشہ چھوڑ دیا۔ الیاس گھمن لکھتا ہے:۔

> ”تو بات حسام الحرمین پر ہو اور بس۔ اور اپنے بزرگوں میں سے کسی اور بزرگ کی کوئی عبارت نہ پیش کرنے دی جائے“

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص ۹۱)

اب حسام الحرمین پہ بات کرنے کا مقصد واضح کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے:۔

''سب سے پہلے فاضل بریلوی کے کفر و ایمان پر بات ہوگی پھر حسام الحرمین پر''

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ص۹۳)

اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دیوبندی حضرات نے اپنے اکابر کی کفریہ عبارات پر پردہ ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت کی ذات پر کیچڑ اچھالنا شروع کر دیا، اور آپ پر کفر کے فتوے لگانا شروع کر دیئے، مگر جب ان حضرات کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اگر اعلیٰ حضرت واقعی کافر تھے تو تمہارے اکابر نے کیوں نہیں کہا تو یہ حضرات جواباً کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند کی رسائی اعلیٰ حضرت کی کتب نہیں تھی اس لئے وہ ان کے عقائد پر مطلع نہ ہو سکے، لہذا تکفیر نہیں کی

(دست و گریبان ج۳ ص ۸۶، کنز الایمان نمبر ص ۴۹، داستان فرار ص ۱۶۹۔۱۷۰)

جبکہ یہ تاویل ایک طفلانہ مغالطہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اکابرین دیوبند تک امام اہلسنت کی کتب بھی پہنچی تھیں اور آپ کے نظریات پر مطلع ہونے کے باوجود وہ آپ کے عشق رسول کے قائل تھے۔

اخلاق حسین قاسمی نے لکھا ہے:۔

''اکابر علمائے دیوبند نے احتیاط کی بناء پر خانصاحب کے بعض مبتدعانہ اور قریب بہ شرک خیالات پر غلبہ محبت کا پردہ ڈال کر خانصاحب کو تکفیر سے بچانے کی کوشش کی ہے''

(کنز الایمان پہ پابندی کیوں ص ۱۹)

اسی طرح ابوریحان فاروقی لکھتا ہے:۔

"ایسی تحریف کے مرتکب شخص کیلئے علماء دیوبند نے غلبہ محبت وغیرہ کا قول کر کے کفر سے بچایا ہے"

(کنزالایمان پہ پابندی کیوں ص ۱۰)

خالد محمود مانچسٹروی نے لکھا ہے:۔

"حضرت تھانوی کے بارے میں یہ سمجھنا کہ آپ بریلویت کی تاریخ سے واقف نہ تھے۔۔۔ ہرگز صحیح نہیں"

(مطالعہ بریلویت ج ۵ ص ۷۲)

لہٰذا اب یہ کہنا کہ علمائے دیوبند اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد سے واقف نہ تھے فقط غلط بیانی اور کذب کے سوا کچھ نہیں۔ اس کے بعد جناب نے لکھا کہ علمائے دیوبند تک اعلیٰ حضرت کی کتب نہیں پہنچیں تو یہ بھی دھوکہ و فراڈ ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے تو خود اپنی کتابیں ان کی طرف بھیجیں مگر بجائے جواب دینے کے ان حضرات نے واپس کر دیں امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

"سوالات گئے جواب نہ ملے ،رسائل بھیجے ،داخل دفتر پہنچے ،رجسٹریاں پہنچیں ،منکر ہو کر واپس فرمادیں"

(فتاوی رضویہ ج ۱۵ ص ۸۹)

اس قسم کے کئی حوالہ جات موجود ہیں پھر یہی گواہی ہم ان کے گھر سے پیش کرتے ہیں۔ مرتضیٰ حسن لکھتا ہے:۔

''السلام علی المسلمین آج یوم دوشنبہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ کو ایک رجسٹر بیندہ کے نام کسی فاسق بے دین بدگو بدلگام ہدم الدین ظفر الدین نامی کی پہنچی'' (رسائل چاندپوری ج۱ص ۳۰۶)

لہٰذا یہ صرف دیوبندی حضرات کا بہانہ ہے، عبدالرشید لاہوری لکھتا ہے:۔

''مولانا مدنی کے ''الشہاب الثاقب'' تصنیف فرمانے سے پیشتر احمد رضا خان صاحب کی طرف سے سینکڑوں کتابیں، رسائل، پمفلٹ علماء دیوبند کے خلاف شائع ہو چکے تھے'' (الشہاب الثاقب ص۸۱)

میں کہتا ہوں معاندین امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور لایعنی تاویلات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ارواح ثلاثہ میں موجود ہے:۔

''ایک مرتبہ مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ مولوی یحییٰ احمد رضا خان مدت سے میرا رد کر رہا ہے، ذرا اس کی تصنیف ہمیں بھی تو سنا دو۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت مجھ سے تو نہیں ہو سکے گا۔ حضرت نے فرمایا: کیوں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت ان میں تو گالیاں ہیں حضرت نے فرمایا کہ اجی دور کی گالیوں کا کیا ہے پڑی گالیاں ہوں تم سناؤ۔ آخر اس کے دلائل تو دیکھیں شاید کوئی معقول بات ہی لکھی ہو تو ہم رجوع کر لیں'' (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قاضی مظہر حسین لکھتا ہے:۔

''اکابر علمائے دیوبند کے خلاف مخالفین حضرات نے سخت سے سخت

الفاظ لکھے ہیں اور ان کی تکفیر تک کی ہے لیکن اکابر علماء نے ان کی وہ تحریریں پڑھی ہیں اور ان کے تسلی بخش جوابات دیے ہیں"۔

(ناقدانہ جائزہ ص۴۹)

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب بھی دیوبندی حضرات تک پہنچی تھیں اور آپ کے نظریات سے واقف بھی تھے مگر اس کے باجود انہوں نے امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر ہرگز نہیں کی۔ دیوبندی حضرات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر ثابت کرنے کے لئے کچھ حوالہ جات پیش کرتے ہیں، جن کا تفصیلی پوسٹ مارٹم تو ہماری کتاب "کنزالایمان اور مخالفین" میں موجود ہے۔ قارئین وہیں رجوع کریں، یہاں ہم صرف ایک مغالطہ کا ازالہ پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی حضرات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لزومی تکفیر کے قائل ہیں، اور قطعی تکفیر سے اجتناب کرتے ہیں، اور اس سلسلہ میں سب سے بڑا ہتھیار ان کے پاس اعلیٰ حضرت کا اسماعیل دہلوی کی کلامی تکفیر نہ کرنا ہے۔ اس مسئلہ پر تحقیقی طور پہ بہت سارا مواد موجود ہے، مگر ہم یہاں مناظرانہ طرز سے اس کا جواب ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

ابو ایوب نے لکھا ہے:۔

"گویا کہ اس فتویٰ کفر پر جو مظلوم و شہید اسماعیل علیہ الرحمۃ پر قاضی فضل احمد صاحب لگا رہے ہیں فاضل بریلوی متفق ہیں"

(دست و گریبان ج۳ ص۱۱۵)

جناب ابو ایوب صاحب یہ کہنا چاہ رہے ہیں "انوار آفتاب صداقت" میں اسماعیل

دہلوی کی تکفیر کی گئی ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس سے متفق ہیں۔ اور جناب کے اس بیان کی روشنی میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اسماعیل دہلوی کی عدم تکفیر کی وجہ سے ہونے والا اعتراض کالعدم قرار پاتا ہے۔ کیونکہ ''تمہید ایمان'' جس میں عدم تکفیر کا موقف ہے ''انوار آفتاب صداقت'' سے پہلے کی ہے ،اور اس صورت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا آخری موقف اسماعیل کی تکفیر کا ہے اور بقول گھمن آخری قول ہی قابل عمل ہوتا ہے لہٰذا امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اسماعیل دہلوی کی تکفیر کے قائل تھے۔

الغرض اس ساری بحث کا مقصد یہ ہے کہ ان حقائق کے باوجود دیوبندی حضرات بلا دلیل اعلیٰ حضرت پر مختلف قسم کے الزامات عائد کرتے رہتے ہیں، اور آپ کی تکفیر کے سلسلہ میں مستقل کتب بھی شائع کر رہے ہیں۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے مجاہد اہل سنت جناب افضال حسین نقشبندی صاحب نے اعلیٰ حضرت کی توثیق کے سلسلہ میں علماء دیوبند کے حوالہ جات کو بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ یکجا کر دیا ہے، اور حوالہ دینے میں بھی موصوف نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کے دفاع کی مزید توفیق دے۔

آمین

بندہ ناچیز محمد ممتاز تیمور

الفاظ لکھے ہیں اور ان کی تکفیر تک کی ہے لیکن اکابر علماء نے ان کی وہ تحریریں پڑھی ہیں اور ان کے تسلی بخش جوابات دیئے ہیں"۔

(ناقدانہ جائزہ ص ۴۹)

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب بھی دیوبندی حضرات تک پہنچی تھیں اور آپ کے نظریات سے واقف بھی تھے مگر اس کے باوجود انہوں نے امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر ہرگز نہیں کی۔ دیوبندی حضرات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر ثابت کرنے کے لئے کچھ حوالہ جات پیش کرتے ہیں، جن کا تفصیلی پوسٹ مارٹم تو ہماری کتاب "کنز الایمان اور مخالفین" میں موجود ہے۔ قارئین وہیں رجوع کریں، یہاں ہم صرف ایک مغالطہ کا ازالہ پیش کرتے ہیں۔

دیوبندی حضرات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لزومی تکفیر کے قائل ہیں، اور قطعی تکفیر سے اجتناب کرتے ہیں، اور اس سلسلہ میں سب سے بڑا ہتھیار ان کے پاس اعلیٰ حضرت کا اسماعیل دہلوی کی کلامی تکفیر نہ کرنا ہے۔ اس مسئلہ پر تحقیقی طور پہ بہت سارا مواد موجود ہے، مگر ہم یہاں مناظرانہ طرز سے اس کا جواب ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

ابو ایوب نے لکھا ہے:۔

"گویا کہ اس فتویٰ کفر پر جو مظلوم وشہید اسماعیل علیہ الرحمۃ پر قاضی فضل احمد صاحب لگا رہے ہیں فاضل بریلوی متفق ہیں"

(دست و گریبان ج ۳ ص ۱۱۵)

جناب ابو ایوب صاحب یہ کہنا چاہ رہے ہیں "انوار آفتاب صداقت" میں اسماعیل

دہلوی کی تکفیر کی گئی ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس سے متفق ہیں۔ اور جناب کے اس بیان کی روشنی میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اسماعیل دہلوی کی عدم تکفیر کی وجہ سے ہونے والا اعتراض کالعدم قرار پاتا ہے۔ کیونکہ ''تمہید ایمان'' جس میں عدم تکفیر کا مؤقف ہے ''انوار آفتاب صداقت'' سے پہلے کی ہے، اور اس صورت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا آخری مؤقف اسماعیل کی تکفیر کا ہے اور بقول گھمن آخری قول ہی قابل عمل ہوتا ہے لہٰذا امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ اسماعیل دہلوی کی تکفیر کے قائل تھے۔

الغرض اس ساری بحث کا مقصد یہ ہے کہ ان حقائق کے باوجود دیوبندی حضرات بلا دلیل اعلیٰ حضرت پر مختلف قسم کے الزامات عائد کرتے رہتے ہیں، اور آپ کی تکفیر کے سلسلہ میں مستقل کتب بھی شائع کر رہے ہیں۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے مجاہد اہل سنت جناب افضال حسین نقشبندی صاحب نے اعلیٰ حضرت کی توثیق کے سلسلہ میں علماء دیوبند کے حوالہ جات کو بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ یکجا کر دیا ہے، اور حوالہ دینے میں بھی موصوف نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کے دفاع کی مزید توفیق دے۔

آمین

بندہ ناچیز محمد ممتاز تیمور

وجہِ تصنیف

الحمدلله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسوله الامین امابعد:

امام اہل سنت، مجدد دین وملت، عظیم المرتبت، رفیع الدرجات، جلیل العظمت، کشتۂ عشقِ رسالت، کثیر البرکت، کثیر الفضل، کثیر الاحسان، کثیر الفہم، امام وپیشوائے اہل سنت، شیخ الاسلام والمسلمین، الشاہ، امام احمد رضا خان حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم، نور مجسم، شہنشاہِ دوعالم، رحمت دوعالم، مختار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے وہ کمالات رکھ دیئے ہیں جن کا بیان مجھ جیسے دین کے ایک ادنیٰ طالب علم سے بعید بلکہ ناممکن ہے۔ ان کے علم وفضل پر میں کیا کہوں جن کے علم وفضل کے ڈنکے چارسو بج رہے ہیں اوران شاء اللہ قیامت تک بجتے رہیں گے۔ ان کو میں کیا خراج تحسین پیش کروں جن کو علمائے عرب وعجم خراج تحسین پیش کر گئے اوران شاء اللہ صبح قیامت تک کرتے رہیں گے اور میں ان کے بارے میں کیا کہوں میرا کچھ کہنا چھوٹا منہ بڑی بات کے مترادف ہوگا۔

قارئین اہلسنت! زیر نظر رسالہ راقم الحروف نے اُن دیوبندی مولویوں، نام نہاد مناظرین، خودساختہ مفتیوں اور کذب وافتراء کے ماہر مصنفین کو آئینہ دکھانے کے لیے لکھا ہے جو آج کل اپنے اکابرین سے اعلانِ بغاوت کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تبرا بازی کرتے نظر آتے ہیں اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ شیعہ، بدعتی، مشرک، کافر، گستاخ اور نہ جانے کیا کچھ کہتے نہیں تھکتے۔ حالانکہ یہ سب کچھ سوائے الزام تراشیوں، کذب بیانیوں اور مغالطات کے سوا

سمجھ نہیں ہے۔

علماء اہل سنت و جماعت نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اس طرح کی الزام تراشیوں اور بہتان بازیوں اور اعتراضات کے مدلل جوابات ارقام فرمائے ہیں جو کسی بھی حقیقت پسند شخص کے لیے اطمینان کا باعث ہوں گے۔ لیکن راقم الحروف نے دفاعِ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دوسرے طریقہ پر لکھنے کا سوچا کہ کیوں نہ دیوبندی مسلک کے اکابرین واصاغرین سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تائید و توثیق، شانِ علمیت اور اعتراف عظمت بیان کی جائے اور اس شرپسند ٹولہ کی ان کے اکابرین واصاغرین سے ہی تغلیط ثابت کی جائے جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ، بدعتی، مشرک، کافر اور گستاخ کہتے وقت ذرا بھی خوف خدا اور شرم محسوس نہیں کرتے۔

راقم الحروف کی اُس شرپسند اور دشنام باز دیوبندی ٹولہ کو دعوت ہے کہ وہ دیوبندیت کی عینک اتار کر اگر اس تحریر کو پڑھے گا تو ان شاء اللہ ان کے لیے یہ تحریر ہدایت کا سامان ہوگی اور انہیں اپنے باطل نظریہ سے رجوع اور توبہ پر ہمت فراہم کرے گی اور ان کو بھی اپنے دیگر اکابرین واصاغرین کی طرح سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دینیہ وعلمیہ اور لازوال عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے میں جرأت دے گی ۔اور اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم ولی اور نبی مکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سچے عاشق کی بے ادبی و گستاخی سے بچنے کی توفیق بھی ملے گی۔

نوٹ: اس تحریر میں کچھ مقامات پر صرف الزامی طور پر گفتگو کی گئی ہے اس کو صرف

الزامی حد تک ہی تصور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ میری اس کاوش کو مسلمانوں کے لیے نفع بخش بنائے اور دیوبندی مسلک کے ان لوگوں کو اپنے غلط موقف سے رجوع کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار تشکر

صاحبزادہ پیر محمد ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی صاحب (خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف) نے کمپوزنگ کروا کر دی، عزیزم صاحبزادہ انجینئر محمد ممتاز تیمور قادری حفظ اللہ نے راقم کی استدعا پر دیباچہ تحریر کیا جس پر بندہ اپنے ان کرم فرماؤں کا بے حد شکر گزار ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ بندہ اپنے ان بھائیوں کا بھی احسان مند ہے جنہوں نے اس تحریر کو لکھنے میں ہمت بندھائی، وقفہ وقفہ سے پوچھتے رہے اور شائع کرنے کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمائے۔ مجھ سمیت ان سب کو مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی مزید نشر و اشاعت کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین

خادم مسلک اہل سنت

محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

27 جولائی 2018ء بروز ہفتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

01)﴿امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ''اعلیٰ حضرت'' ہونے کا دیوبندی علماء کے قلم سے اقرار﴾

۱)......دیوبندی مسلک کے ''پروفیسر وقاضی'' محمد طاہر علی الہاشمی نے اپنی کتاب ''شیعیت تاریخ وافکار'' کے ص:۱۷۷ پر یوں سرخی قائم کی ہے:

''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی (۱۳۴۰ھ)''

(شیعیت تاریخ وافکار ص ۱۷۷، شیعہ اکابرین امت کی نظر میں، اشاعت اول، ۲۰۰۱ء)

طاہر علی ہاشمی دیوبندی کا ''شیعہ اکابرین امت کی نظر میں'' باب کے تحت یوں سرخی جمانا ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی (۱۳۴۰ھ)'' اس بات پر واضح دلیل ہے کہ ہاشمی دیوبندی کے نزدیک سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ''اکابرین امت'' میں سے ہوتا ہے۔

۲)......یہی طاہر علی الہاشمی دیوبندی اپنی ایک دوسری کتاب میں یوں رقمطراز ہے:

''اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی''

(تذکرہ خلیفۂ راشد امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۳۲۳ ص ۲۷۹، طبع دوم فروری ۲۰۱۲ مطبوعہ مکتبہ امیر معاویہ اردو بازار لاہور)

اس کتاب پر ''مقدمہ'' دیوبندیوں کے ''امیر شریعت'' عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے اور دیوبندی مسلک کے ''قاطع سبائیت وقادیانیت، فاتح ربوہ فخر السادات، ابن

امیر شریعت سید عطاء المحسن شاہ بخاری" نے لکھا ہے جس میں عطاء المحسن بخاری دیوبندی نے قاضی طاہر علی الہاشمی دیوبندی کے بارے میں یوں لکھا ہے:

"قاضی صاحب کا لب ولہجہ علمی ہے اور انداز تخاطب عالمانہ ہے"۔

قاضی صاحب کی مذکورہ کتاب کے بارے میں بخاری دیوبندی نے یوں تبصرہ کیا:

"قاضی صاحب کی اس محنت کو اللہ پاک شرف قبولیت سے نوازے اور اس کتاب باصواب کے حرف حرف پر اجر و ثواب عطا فرمائے ...... اللہ تعالیٰ کتاب پڑھنے والوں کے افکار و اذہان کو مثبت تبدیلی سے نوازے"

(تذکرہ خلیفۂ راشد امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۵، طبع دوم فروری ۲۰۱۲ مطبوعہ مکتبہ امیر معاویہ اردو بازار لاہور)

۳)...... دیوبندی مسلک کے "مولانا و حافظ" مہر محمد میانوالوی نے بھی سیدی امام اہل سنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے "اعلیٰ حضرت" ہونے کا اقرار یوں عنوان قائم کر کے کیا ہے:

"اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتویٰ"

(حرمت ماتم اور تعلیمات اہل بیت رضی اللہ عنہم ص ۷ طبع سوم جون ۱۹۸۷ء مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ نور باوا گوجرانوالہ)

۴)...... فاضل دار العلوم دیوبند مولوی قادر بخش ملکانی دیوبندی کی کتاب کے مقدمہ کے ص:۱۹ پر لکھا ہے:

"اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب"

(عقیدہ بشریت انبیاء علیہم السلام، ص ۱۹، ناشر: طلحہ برادران منصور کتاب گھر دستی پل ڈیرہ غازی خان)

نوٹ: اس کتاب کا عربی نام "شھادۃ القرآن و الخبر علی بشریۃ خیر البشر ﷺ" ہے اور اس کتاب کے ٹائٹل پیج پر واضح لفظوں میں لکھا ہوا موجود ہے:

"نصف صدی پہلے لکھی جانے والی اور اکابر علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب"

اس کتاب کے متعلق دیوبندی مسلک کے "مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع" یوں رقمطراز ہیں:

"رسالہ شھادۃ القرآن والخبر علی بشریۃ خیر البشر کا مطالعہ کیا۔ مصنف دام مجدہ کی سعی مشکور پر دل سے دعا نکلی یہ رسالہ "رسالہ فیصلہ بشریت" مصنفہ جناب امام بخش صاحب ویدی (اصل فریدی ہے کمپوزنگ کی غلطی معلوم ہوتی ہے از نقشبندی) کا جواب ہے اور الحمد للہ کہ ہر پہلو سے کافی ووافی ہے۔ حق طلب کے لیے شافی اور معاند کے لیے مسکت ہے جن مواضع میں مبتدعین کی فتنہ پردازی سے یہ مسئلہ بحث میں آچکا وہاں اس کی اشاعت ضروری ومناسب ہے اللہ تعالیٰ مصنف دام مجدہ، کو جزائے خیر اور رسالہ ہذا کو مقبولیت عامہ عطا فرما کر مسلمانوں کے لیے مفید بنائے۔ آمین۔"

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند یعنی امداد المفتین کامل، کتاب الایمان والعقائد، جلد دوم ص ۱۴۱ اشاعت اول مطبوعہ دارالاشاعت ایم،اے جناح روڈ اردو بازار کراچی)

۵)......دیوبندی رسالہ ''ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی'' کے مدیر منتظم مولوی محمد صدیق ارکانی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کنزالایمان شریف کا تعارف کرواتے ہوئے یوں لکھا ہے:

> ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۲ء میں قرآن کریم کا ترجمہ لکھا جس کا نام رکھا ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' پھر اس کے حاشیے پر ایک تفسیر ہے جس کا نام ''خزائن القرآن فی تفسیر القرآن'' ہے یہ تفسیر اعلیٰ حضرت کے مرید خاص علامہ نعیم الدین مرادآبادی کی ہے''

(ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی جلد نمبر:۱۷، شمارہ نمبر:۶، جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ، اپریل ۲۰۱۵ء ص ۵۶)

نوٹ: یہ رسالہ مشہور دیوبندی مولوی احتشام الحق تھانوی جو کہ دیوبندی مسلک میں ''خطیب پاکستان'' کے لقب سے پکارے جاتے ہیں کی یاد نکلتا ہے اور اس کا مدیرِ اعلیٰ بھی مولوی احتشام الحق تھانوی کا بیٹا مولوی تنویر الحق تھانوی ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل علامہ سید مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کا نام ''خزائن العرفان فی تفسیر القرآن'' ہے۔ مذکورہ حوالے میں نام غلط لکھا ہوا ہے۔

٦)......کالعدم سپاہ صحابہ کے سابق چیئر مین مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی کے اقتباس کو قاضی مظہر حسین دیو بندی نے اپنی کتاب میں یوں نقل کیا ہے:

''قاضی صاحب کی بشارت الدارین نامی کتاب میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے حوالے سے حضرت معاویہؓ کو خلیفہ راشد لکھا ہے''

(عقیدہ ''خلافت راشدہ'' اور عقیدہ امامت، ص ٦٣، ص ٦٤ ناشر سنی اکیڈمی پاکستان ایضاً مطبوعہ ادارہ مظہر التحقیق لاہور)

٧)......ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' فیصل آباد کے چیف ایڈیٹر ''انجینئر طاہر محمود'' نے ایک انٹرویو لکھا جس کا عنوان ہی یوں قائم کیا ہے:

''اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا تاریخ ساز فتویٰ مشنِ جھنگوی کی تائید میں موجود ہے۔''

(ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد، جلد نمبر: ١٥، شمارہ نمبر: ٧، جولائی ٢٠١٤ء، بمطابق جمادی الاول ١٤٣٥ھ، صفحہ: ٢٧)

٨)......مولوی ثناء اللہ سعد شجاع آبادی دیو بندی نے یوں لکھا ہے:

''اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب نے اپنے دو بیٹوں کو کچھ وصیتیں کی ہیں۔''

(گلہائے رنگا رنگ، ص ٣٦ اشاعت ہفتم نومبر ٢٠١١ء مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

نوٹ: اس کتاب پر ''تاثرات'' دیو بندی مسلک کے ''حضرت مولانا'' ابن الحسن

عباسی اور ''تقریظ'' دیوبندی مسلک کے ''داعی قرآن'' محمد اسلم شیخوپوری نے لکھی ہے۔

۹)......محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ صاحب (ممدوح دیوبندی مسلک) نے حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک والی حیات پر ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۳۲ حصہ سوم سے حوالہ نقل کیا، حوالہ نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ''

(زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ بیداری، حصہ ۲ ص ۳۸ بار چہارم ۲۰۱۰ء مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور)

نوٹ: دیوبندی مسلک کے ''مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع'' کے خلیفہ مجاز اور دیوبندی مسلک کے ''عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی'' کے مجاز بیعت مولوی ''الحاج محمد احمد'' دیوبندی مؤلف تفسیر درسِ قرآن نے مولوی مشتاق احمد عباسی دیوبندی کو وصیت کی جس کو عباسی دیوبندی نے یوں بیان کیا ہے:

''آخری دنوں میں اکثر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت اور بحالت بیداری زیارت کی مشہور کتابیں ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' اور ''زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ بیداری'' زیرِ مطالعہ رہتیں۔ مجھے بھی تاکیداً فرمایا کہ آپ سے میرا خاص تعلق ہے اس لئے آپ بھی یہ کتابیں خرید کر مطالعہ کیا کریں۔''

(خصوصی نمبر ماہنامہ الہادی کراچی، محمد احمد نمبر، مدیر مسؤل: مشتاق احمد عباسی جلد نمبر: ۱۲ شمارہ نمبر: ۸۔۷، رجب و شعبان ۱۴۲۳ھ اکتوبر و نومبر ۲۰۰۲ء ناشر: ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا۔ گارڈن ویسٹ نشتر روڈ کراچی نمبر: ۳ پاکستان)

قارئین کرام! مذکورہ بالا حوالہ سے کتاب ''سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ'' اور ''زیارت النبی ﷺ بحالت بیداری'' دونوں کی توثیق دیوبندی مسلک کے ''مولانا الحاج محمد احمد'' مؤلف تفسیر درس قرآن کے بقول واضح الفاظ میں ثابت ہوئی۔

۱۰)...... محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ صاحب (ممدوح دیوبندی مسلک) کی اسی کتاب کے حصہ اول ص ۱۴، ۶۶، ۶۷ پر بھی سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ''اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ'' لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک جگہ صدیقی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

> ''کشف الاستار'' جیسی معرکۃ الآراء کتاب شاہ صاحب (حضرت سید حمزہ شاہ قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ از: نقشبندی) کی تصنیف ہے۔ اشاعت اسلام اصلاح المسلمین کے لئے آپ کی مساعی وقف تھیں۔ ۱۱۹۸ھ میں وصال فرمایا۔ آپ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا پیر تھے آپ کو بدعات سے سخت نفرت تھی''۔

(زیارت نبی ﷺ بحالت بیداری، حصہ اول ص ۹۱، بار چہارم ۲۰۱۰ء مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ لمیٹڈ) لاہور)

۱۱)..... محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ صاحب (ممدوح دیوبندی مسلک) نے اپنی دوسری کتاب میں لکھا ہے:

''اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولوی برکات احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے والد بزرگوار کے شاگرد اور میرے پیر بھائی تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا۔ مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار حج کے موقع پر میں نے روضہ انور (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم) کے قریب پائی تھی۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اقدس سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں، عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے جارہے ہیں ارشاد فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے''۔

(ملفوظات حصہ دوم حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۹)

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حصہ سوم، ص ۱۱۷، چھٹی اشاعت ۲۰۱۴، مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور)

قارئین عظام! محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ نے مذکورہ واقعہ کو اپنی کتاب میں نقل کیا اس کا کوئی رد نہیں کیا بلکہ اس کو دلیل کے طور پر اپنے موضوع اور موقف کی

تائید میں (جو اس کی کتابوں کے عنوان سے واضح ہے) نقل کیا ہے۔ اور مصنف نے جس تناظر میں یہ واقعہ بیان کیا ہے اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ مصنف سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو مقبول بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتا و مانتا ہے۔

دیوبندی مسلک کے "محدث اعظم پاکستان" مولوی سرفراز احمد صفدر گکھڑوی نے لکھا ہے کہ:

> "جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے۔"

(تفریح الخواطر فی رد تنویر الخواطر، ص ۲۹، طبع چہارم نومبر ۲۰۰۸ء، ناشر مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

سرفراز خان صفدر گکھڑوی کے اصول سے ثابت ہوا کہ مصنف اس واقعہ کو بالکل درست مانتا ہے۔ اور دوسرے نمبر پر مصنف کا بھی یہی نظریہ وعقیدہ ہے۔

قارئین! جس واقعہ کو مصنف بالکل درست سمجھ کر لکھ رہا ہے اور گکھڑوی اصول کے مطابق اس کا اس واقعہ کو اپنی تائید میں نقل کرنا اور اس کے کسی حصے سے اختلاف نہ کرنا مصنف کا بھی یہی عقیدہ ونظریہ بتا رہا ہے تو اس واقعہ سے متعصب و معاند دیوبندیوں کا غلط استدلال کر کے گستاخانہ قرار دینا سراسر ان کی بددیانتی و جہالت پر دال ہے اور بغض اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا شاخسانہ نظر آتا ہے۔

اگر معترضین اب بھی اس واقعہ کو گستاخانہ قرار دیتے ہیں یا قرار دینے پر بضد ہیں تو ان

سے ایک مطالبہ ہے کہ عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ اوراس کی کتابوں کو پڑھنے کی ترغیب دینے والے دیوبندی مولوی محمد احمد مؤلف تفسیر درس قرآن کو بھی گستاخِ رسول قرار دیا جائے ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر متعصب دیوبندیوں کا اعتراض نفسانیت، بدنیتی اور بغض کی وجہ سے ہے۔ اگر تمہارا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض بدنیتی اور بغض پر مبنی نہیں بلکہ شریعت مبارکہ کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ہے تو پھر عبدالمجید صدیقی کو گستاخ رسول قرار دے کر شریعت مبارکہ کے تقاضے کب پورے کیے جائیں گے؟ دیوبندیوں کے ''مناظر و مولانا'' ابوایوب قادری (بزعم خود) نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ:

> ''اگرچہ عبارت پیر نصیر الدین گولڑوی کی ہے مگر تبسم صاحب نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا پوری کتاب میں تو اب تبسم کے گلے کی ہڈی ہے۔''

(دفاع ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس، ص ۴۰، اشاعت اول اکتوبر ۲۰۱۵ء مطبوعہ دار النعیم، عمر ٹاور حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

دیوبندی ''مناظر'' ابوایوب کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ہم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہیں اگرچہ عبارت ملفوظات اعلیٰ حضرت کی ہے مگر عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ صاحب نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا پوری کتاب میں تو یہ اب عبدالمجید صدیقی اوراس کی کتابوں کی تائید کرتے ہوئے پڑھنے کی ترغیب دینے اور پڑھنے والے مولوی محمد احمد دیوبندی مؤلف تفسیر درس القرآن کے گلے کی ہڈی ہے۔

آخر میں دیوبندی ''مناظر'' ابوایوب کے اصول کے مطابق اُن متعصب دیوبندیوں سے گزارش ہے جو اس واقعہ کو گستاخانہ قرار دے کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر زبان بے لگام سے طعن و تشنیع کا بازار گرم کرتے ہیں اور اپنی روٹیاں سیدھی کرتے ہیں وہ یا تو اس ہڈی کو اُگلیں یا نگلیں پھر ہم سے الجھیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آ گیا

02) ﴿سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''امام'' ہونے کا اقرار دیوبندی علماء کے قلم سے﴾

۱)...... کالعدم سپاہ صحابہ کے قائد مولوی احمد لدھیانوی نے دیوبندی مسلک کے ''محقق دوراں'' مولوی علی شیر حیدری کے ترتیب شدہ فتاویٰ پر مقدمہ تحریر کیا جس میں ردِ رافضیت پر لکھی گئی کتب کا ذکر کرتے ہوئے نویں (۹) نمبر پر لکھا ہے:

''ردالرفضہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ''

(فتویٰ امام اہلسنت مع تائید علماء اہل سنت، ص ۱۷، طبع اول: ربیع الاول ۱۴۳۴ھ فروری ۲۰۱۳ء ناشر خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ)

یہی مولوی احمد لدھیانوی چند صفحے آگے جا کر یوں سرخی جماتا ہے:

''۲۶۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ''

(فتویٰ امام اہلسنت مع تائید علماء اہل سنت، ص ۲۷، طبع اول: ربیع الاول ۱۴۳۴ھ فروری ۲۰۱۳ء ناشر خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ)

۳)...... فاضل دارالعلوم دیوبند "مولوی قادر بخش ملکانی" کی کتاب کے مقدمہ میں ص:۲۴ پر دو مرتبہ لکھا ہوا ہے:

"امام احمد رضا قادری متوفی ۱۳۴۰ھ"

(عقیدہ بشریت انبیاء علیہم السلام، ص۲۴، ناشر: طلحہ برادران منصور کتاب گھر دستی پل ڈیرہ غازی خان)

۴)...... ملکانی دیوبندی کی کتاب کے مقدمہ کے ص:۳۹ پر بھی یوں لکھا ہوا ہے:

"امام احمد رضا قادری"

(عقیدہ بشریت انبیاء علیہم السلام، ص۳۹، ناشر: طلحہ برادران منصور کتاب گھر دستی پل ڈیرہ غازی خان)

یہ کتاب دیوبندی مسلک کے "شیخ الاسلام" مولوی شبیر احمد عثمانی، دیوبندی "مفتی اعظم پاکستان" مولوی محمد شفیع، دیوبندی "سید المناظرین" مرتضیٰ حسن چاندپوری کی پسند فرمودہ اور انورشاہ کشمیری دیوبندی، مولوی محمد یوسف بنوری دیوبندی کی تائید وتصدیق شدہ ہے۔

نوٹ: اس کتاب پر مقدمہ مولوی افضل حق ملکانی دیوبندی (فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان ووفاق المدارس العربیہ پاکستان) نے تحریر کیا ہے۔

اس مقدمہ پر مندرجہ ذیل دیوبندی علماء نے تقاریظ لکھی ہیں۔

(۱) دیوبندی مسلک کے "استاذ العلماء حضرت مولانا" عبدالعزیز خیرآبادی دیوبندی۔

(۴) دیوبندی مسلک کے "حضرت مولانا" عبدالحمید تونسوی دیوبندی

۵) دیوبندی مسلک کے رسالہ "ہفت روزہ ختم نبوت" میں ایک مضمون "قادیانی کیوں کافر قرار پائے؟" شائع ہوا جس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی جلی حروف میں یوں لکھا ہے:

"امام احمد رضا خان بریلوی"

(ہفت روزہ ختم نبوت، ص ۸ شمارہ: ۳۴، جلد: ۳۳، ۸ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۱۴)

۶)......ابو علی حسنین فیصل دیوبندی نے "گستاخی وتوہین اور مبالغہ آرائی پر مشتمل کلام سے احتراز" سرخی کے تحت لکھا ہے:

"امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ"

(تحقیق میلاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ص ۷۷، اشاعت اپریل ۲۰۱۳، ناشر الھادی للنشر والتوزیع ۳۸۔غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

۷)......یہی دیوبندی "دف اور نعت خوانی" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "اوقاتِ مسرور میں دف جائز ہے بشرطیکہ اس میں جلاجل یعنی جھانج نہ ہو۔ نہ وہ موسیقی کے تان سر پر بجایا جائے ورنہ وہ بھی ممنوع' فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵ ص ۳۷"

اسی صفحہ پر تھوڑا آگے جا کر "ذکروالی نعت خوانی سے پرہیز" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"علماء اسلام نے ذکروالی مروجہ نعت خوانی کو بھی ناجائز قرار دیا

۔ ہے۔اس لیے محافل میلاد کواس سے پاک کرنا چاہیے''۔
امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم علمی خانوادہ کے چشم و چراغ حضرت مفتی اختر رضا خان بریلوی مدظلہ،اس کے متعلق فرماتے ہیں (آگے وہ سارا فتویٰ نقل کیا ہے از نقشبندی)''
(تحقیق میلادِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۸۴، اشاعت اپریل ۲۰۱۳، ناشر الهادی للنشر والتوزیع ۳۸۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)
مذکورہ بالا حوالوں سے چند باتیں بالکل واضح ہیں:
(۱) سیدی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو''امام'' لکھا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں آپ کوامام مانا ہے۔
(۲) امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ''رحمۃ اللہ علیہ'' جیسا دعائیہ جملہ لکھا ہے
(۳) سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادہ کو''علمی خانوادہ'' اور''عظیم خانوادہ'' تسلیم کیا ہے
(۴) سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے عظیم چشم و چراغ تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری الازہری رحمۃ اللہ علیہ کو''حضرت مفتی'' اور ''مدظلہ'' جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔
وضاحت: اس مذکورہ بالا کتاب کا''ابتدائیہ'' دیوبندی مسلک کے خودساختہ ''متکلم اسلام'' و''مولانا'' محمد الیاس گھمن نے لکھا ہے۔ابتدائیہ کے آخر میں گھمن نے

لکھا ہے کہ:

''اللہ پاک جزائے خیر عطا کرے ہمارے بھائی ابوعلی حسنین فیصل صاحب کو جس نے بہت ہی پیار سے اور احتیاط سے اس موضوع پر ایک مکمل کتاب لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس موضوع کے علاوہ بقایا غلط فہمیوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اللہ پاک اس محنت کو قبول فرمائے اور عام وخاص مسلمانوں کے لئے اس کاوش کو نفع بخش بنائے اور دونوں جہانوں میں کامیابی کا باعث بنائے آمین یارب العلمین۔''

(تحقیق میلاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۲۷ اشاعت اپریل ۲۰۱۳ء، ناشر الهادی للنشر والتوزیع ۳۸۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

اور یہ کتاب دیوبندی مسلک کے ''مفتی محمد حسن'' کی پسند فرمودہ ہے۔ اور دیوبندی مسلک کے ''شیخ الحدیث مولانا مفتی'' محمد خالد ہالوی نے اس کتاب پر تقریظ لکھی ہے جس میں ہالوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''ہمارے محترم عزیزم برادرم میاں ابوعلی حسنین فیصل زید مجدہ سے اللہ رب العالمین نے مختصر وقت میں بہت سارے اہم وضروری مسائل پر اردو اور سندھی زبانوں میں کافی وشافی مضامین ورسائل لکھنے کی خدمت عطا فرمائی ہے جس کی وجہ سے تھوڑے سے وقت میں آپ عوام بلکہ علماء کے طبقے میں بھی محبت

کی نظر سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔"

(تحقیق میلادِ حبیب ﷺ ص۱۲۸ اشاعت اپریل ۲۰۱۳ء، ناشر الھادی للنشر والتوزیع ۳۸۔غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

03) ﴿سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "علامہ" ہونے کا اقرار دیو بندی عالم کے قلم سے﴾

(۱) دیو بندی مسلک کے "مناظر اسلام" ڈاکٹر منظور احمد مینگل (استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی) نے لکھا:

"علامہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ"

(تحفۃ المناظر، عنوان: مسئلہ علم غیب، ص۳۱۳، اشاعت اول جولائی ۲۰۱۲ء، ناشر: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

(۲) یہی دیو بندی مولوی اپنی اسی کتاب کے دوسرے مقام پر یوں کہتا ہے:

"اس (انوار آفتاب صداقت از نقشبندی) پر علامہ احمد رضا خان اور باقی حضرات کی تقریظات بھی ہیں"

(تحفۃ المناظر، عنوان: مسئلہ علم غیب، ص۳۱۵، اشاعت اول جولائی ۲۰۱۲ء، ناشر: مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

04) ﴿اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تمام علوم کے ماہر تھے سرفراز خان گکھڑوی کی تصدیق﴾

دیو بندی مسلک کے "محدث اعظم پاکستان" اور "شیخ الحدیث" مولوی سرفراز خان

صفدر گکھڑوی کی یاد میں ''الشریعہ اکادمی'' نے خصوصی اشاعت بیادمحمد سرفراز خان صفدر شائع کی جس میں گکھڑوی دیوبندی کے پوتے محمد عمار خان ناصر (فرزند مولوی زاہد الراشدی، ڈپٹی ڈائریکٹر الشریعہ اکادمی گوجرانولہ) نے مقالہ تحریر کیا بعنوان: ''اباجی اور صوفی صاحب شخصیت اور فکرومزاج کے چند نمایاں نقوش'' جس میں واشگاف الفاظ میں لکھا ہے کہ:

> ''اس سلسلے میں وہ (مولوی سرفراز خان صفدر از نقشبندی) نہایت منصف مزاج بھی تھے اور مسلکی یا دینی اختلاف ان کے لئے کسی کے علم وفضل کا اعتراف کرنے میں مانع نہیں بنتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کے بارے میں گفتگو ہوئی تو فرمایا کہ وہ علم حدیث میں کمزور تھے، لیکن باقی علوم کے ماہر تھے''۔

(ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ، خصوصی اشاعت بیاد: محمد سرفراز خان صفدر ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ جولائی، اکتوبر ۲۰۰۹ء ج ۲۰، شمارہ نمبر ۷، ۱۰، ناشر: الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی کنگنی والا گوجرانوالہ، ایڈیشن ثانی، ص ۴۹۴)

نوٹ: قارئین! گکھڑوی دیوبندی کا یہ کہنا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ''علم حدیث میں کمزور تھے'' یہ دعویٰ گکھڑوی کی خام خیالی اور ہذیان اور بغض رضا پر دال ہے ورنہ اگر کوئی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علم حدیث میں مہارت ملاحظہ کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ رضویہ شریف و ''منیر العین فی حکم

تقبیل الابهامین" و "نهج السلامه فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامه اور حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین کا مطالعہ کرے۔

05) ﴿کلام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دیوبندی علماء کا بطورِ تائید اپنی کتب میں نقل کرنا﴾

۱)......مولوی محمد ہارون معاویہ دیوبندی (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) نے لکھا ہے:

"علامہ اقبال نے جب جنازے کی کیفیت دیکھی اور شہید کے چہرے کی زیارت سے فیضیاب ہوئے تو فرمانے لگے "اسیں گلاں ای کردے رہے تے ترکھاناں دامنڈا بازی لے گیا" (یعنی ہم باتیں کرتے رہے ترکھان کا بیٹا ہم سے بازی لے گیا) غازی علم الدین کو لاہور میں چوبرجی کے بالکل نزدیک میانی صاحب کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی"

(خصوصیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۲ ص ۴۹۸، طباعت فروری ۲۰۰۷ء، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی)

نوٹ: یہ کتاب مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی) کی "پسند فرمودہ" ہے، اور مندرجہ ذیل دیوبندی علماء کی اس کتاب پر تقاریظ بھی

موجود ہیں:

(۱) دیوبندی مسلک کے ''استاذ العلماء'' مولوی محمد انور بدخشانی (استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

(۲) دیوبندی ''مولانا و مفتی'' محمد عبد المجید دین پوری (نائب رئیس دار الافتاء و استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

(۳) دیوبندی ''حضرت و مولانا'' مفتی محمد رفیق احمد بالاکوٹی (استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

(۴) دیوبندی ''مولانا'' محمد اصغر کرنالوی (ناظم اعلیٰ: معہد الارشاد الاسلامی صدر، کراچی)

قارئین اہلسنت وجماعت! یہ شعر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی مشہور زمانہ نعت مبارکہ:

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

کا بارہواں (۱۲) شعر ہے ملاحظہ ہو۔

(حدائق بخشش، حصہ اول ص ۶۷، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۲)...... دیوبندی مسلک کے ''مناظر اسلام و شیخ الحدیث'' مولوی محمد عبد الکریم نعمانی نے لکھا ہے:

''کسی نے سیدہ صدیقہ کے مقولہ کا ترجمہ کرتے ہوئے کہا''

حسنِ یوسف پہ کٹی تھیں انگشتان زنان مصر
آواز پر آپکی گردنیں کٹواتے ہیں مردانِ عرب

یعنی یوسف علیہ السلام کے کمال حسن میں بھی شک نہیں کہ مصر کی ناقصات العقل عورتوں نے انگلیاں کاٹ ڈالیں مگر میرے محبوب کا کمال حسن یہ ہے کہ آپ کے اشارہ پر عرب کے دانا اور زیرک جوان گردنیں کٹوادیتے ہیں۔"

(۶۳ نکات معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۱۱ مطبوعہ ادارہ نشریات اہل سنۃ والجماعۃ جامعہ ابی بکر صدیق عمر کالونی، جھنگ روڈ کبیروالا)

یہ شعر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا مشہور و معروف شعر ہے جو ملاحظہ ہو:

(حدائق بخشش، حصہ اول ص ۲۴، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰ بی اردو بازار لاہور)

اصل شعر یوں ہے:

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

دیوبندی "مناظر" نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر میں جو ترمیم کی ہے وہ اس کی بددیانتی کا منہ بولا ثبوت ہے۔

۴)......دیوبندی "متکلم الاسلام" مولوی الیاس گھمن کے پیر بھائی مولوی ارسلان بن اختر میمن نے لکھا ہے:

"ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑ گیا لوگ پریشان ہوگئے۔ بارش نہ ہوئی تو ایک آدمی پریشانی میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پُرانوار میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت پریشان ہے باران رحمت کا نزول ہو۔ تو اسے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ عمر فاروق سے میرا اسلام کہہ دو اور بارش کی اطلاع بھی دے دو۔ وہ آدمی خلیفۃ المسلمین کے حضور خوشی خوشی پہنچا اور سارے واقعہ کی خبر دی تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ محبوب کی طرف سے سلام ملنے پر یاد حبیب میں جی بھر کر روئے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

(مسجد نبوی کا تصویری البم، ص ۳۱۹، اشاعت اول جنوری ۲۰۰۶ء، ناشر مکتبہ ارسلان بالمقابل نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی)

یہ شعر امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے گئے شہرہ آفاق اشعار میں سے ایک ہے۔ ملاحظہ ہو

(حدائق بخشش حصہ اول، ص ۷۹، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

نوٹ: مولوی ارسلان بن اختر دیوبندی کی کتب پر درج ذیل دیوبندی علماء کی تقریظیں ہیں:

(i) حکیم محمد اختر دیوبندی (پیر مولوی محمد الیاس گھمن دیوبندی)

(ii) مولوی محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ)

(iii) دیوبندی ''حضرت ومولانا'' ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی (استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

۴)...... دیوبندی مسلک کے ''مولانا'' اور دیوبندی ''متکلم الاسلام'' مولوی الیاس گھمن کے پیر بھائی مولوی ارسلان بن اختر میمن نے ''حضور ﷺ نے تمام عمر غلط لفظ نہ نکالا'' سرخی کے تحت لکھا ہے:

فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابِ فَذَکَرْتُ ذَالِکَ اِلَی النَّبِیِّ علیہ وسلم صلی اللہ فَاَوْمَا اِصْبَعَہٗ اِلٰی فِیْہِ فَقَالَ اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَایَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ (ابوداؤد، کتاب العلم ص ۱۲۵)

''پس میں لکھنے سے رک گیا اور اس بات کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا ...... حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک لکھو...... اور انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: خدا کی قسم اس منہ سے ہر حالت میں سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا......''

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات، ص ۱۴۰، اشاعت اول مئی ۲۰۰۷ء، ناشر مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی)

یہ شعر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور زمانہ اور شہرہ آفاق ''سلام مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کا شعر نمبر چھپن (۵۶) ہے ملاحظہ ہو:

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۱۵۷ بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۵)...... اسی کتاب کے صفحہ نمبر: ۱۷۶، ۱۷۷ پر ''گستاخ رسول ﷺ کا منہ ٹیڑھا

ہو گیا'' عنوان کے تحت لکھا ہے:

''حکیم بن ابو العاص جانِ دو عالم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، اور جب رسول اکرم ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ بطور مذاق گستاخی کے طور پر اپنا منہ ٹیڑھا کرتا۔ نبی اکرم ﷺ نے دیکھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان پر یہ جملہ جاری کر دیا۔ کذالك ''تو ایسا ہی ہو جا'' پھر اس گستاخ کا منہ مرتے دم تک سیدھا ہوا ہی نہیں۔ (خصائص کبریٰ ص ۷۹ ج ۲)

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات، ص ۱۷۶،۱۷۷، اشاعت اول مئی ۲۰۰۷ء، ناشر مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی)

یہ شعر بھی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے گئے ''سلام: مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' میں سے لیا گیا ہے۔ اور سلام رضا کا شعر نمبر اُنسٹھ (۵۹) ہے دیکھیے:

(حدائق بخشش حصہ دوم، ص ۱۵۷، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۶)...... اسی کتاب کے صفحہ ۱۸ پر ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بیٹے زندہ ہو گئے'' سرخی کے تحت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے زندہ کرنے کے معجزہ مبارکہ کو ''شواهد النبوة'' کے حوالے سے نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کا مصرعہ لکھا ہے:

''دنیا والو دیکھ لو قدرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی''

(شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی واقعات ص ۱۸۰ تا ۱۸۲، اشاعت اول مئی ۲۰۰۷ء، ناشر مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی)

قارئین! یہ مصرعہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی نعت شریف:

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

کے چھٹے (۶) شعر کا دوسرا مصرعہ ہے مکمل شعر کچھ یوں ہے:

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۶۷، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

نوٹ: مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی نے ''اندھے نجدی'' کے الفاظ کی جگہ ''دنیا والو'' کر دیا ہے۔ جو کہ اس کی خیانت کی بہترین مثال ہے۔

۷)...... یہی ارسلان اختر میمن دیوبندی ''ان کے چہرہ کے نور سے اندھیرے میں روشنی ہو جاتی'' عنوان کے تحت لکھتا ہے:

''ابن عساکر اور مدائنی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اِنَّ اُسَیْدَ ابْنَ اَبِیْ اَیَاسٍ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجْھَہٗ وَاَلْقٰی یَدَہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ فَکَانَ اُسَیْدُ یَدْخُلُ الْبَیْتَ الْمُظْلِمَ فَیُضِیْءُ۔ (ابن عساکر، کنز العمال، حجۃ اللہ

۴۳۸، خصائص ۸۵/۲) کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسید بن ایاس کے چہرہ اور سینہ پر اپنا دست مبارک پھیرا.....تو (ان کا چہرہ اور سینہ اس قدر روشن ہو گیا کہ) وہ اندھیری کوٹھڑی میں داخل ہوتے تو وہ روشن ہو جاتی۔" (از البرہان)

لامکاں تک اجالا جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ

(شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات ص ۲۸۳، اشاعت اول مئی ۲۰۰۷ء، ناشر مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی)

یہ شعر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی مشہور زمانہ نعت:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

کا شعر نمبر سترہ (۱۷) ہے ملاحظہ ہو:

(حدائق بخشش، حصہ اول ص ۷۰، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۸).....اسی کتاب میں "پہاڑ پر حضور ﷺ کی حکومت" سرخی کے تحت لکھا ہے۔

"امام بخاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام حضرت ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے ہمراہ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے...... پہاڑ ہلنے لگا...... حضور ﷺ نے فرمایا "اُثْبُتْ عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ" "اے پہاڑ! ٹھہر جا تجھ پر

ایک نبی ایک صدیق اور شہید تشریف فرما ہیں...... پہاڑ حکم
پاتے ہی ٹھہر گیا۔" (حوالہ خصائص کبریٰ، بخاری شریف)

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

(شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات ص ۲۹۵، اشاعت اول مئی ۲۰۰۷ء، ناشر مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی)

حالانکہ یہ شعر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی نعت شریف:

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑھیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑھیاں

کانواں (۹) شعر ہے دیکھئے:

(حدائق بخشش، حصہ اول، ص ۳۹، باراول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

نوٹ: اس مذکورہ حوالہ سے یہ بات اظہر من الشمس ثابت ہوگئی کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری قرآن وحدیث کے عین مطابق تھی جس کا اظہار بہ طور تحدیث نعمت آپ نے خود ایک رباعی میں فرمایا ہے

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بے جا سے ہے المنۃ للہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

۹)...... یہی دیوبندی مولوی ”محبوب کی زبان سے قرآن سن کر منبر نبوی ﷺ بھی کانپ گیا“ عنوان قائم کر کے لکھتا ہے:

”مسلم، نسائی اور امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے منبر شریف پر آ کر یہ آیت کریمہ پڑھی...... (”وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ) حتّٰی بَلَغَ (عَمَّا يُشْرِكُوْنَ“) ”یعنی لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ایسی قدر نہ پہچانی جیسی پہچاننے کا حق تھا اس کے علاوہ آپ سید الصادقین ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی شان میں فرماتا ہے کہ ”میں جبار ہوں میں بہت اونچی شان والا ہوں۔“ یہ سن کر منبر شریف نیچے سے تھر تھر کانپنے لگا اور ہمیں خدشہ ہوا کہ کہیں خدانخواستہ سید الانبیاء گر نہ پڑیں...... خطبے میں جلال کبریائی کا بیان تھا...... آپ محبوب خدا ﷺ خود بہت متاثر تھے...... ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ دائیں بائیں ہل رہے تھے...... گویا منبر بھی شان کبریائی برداشت نہ کر سکا...... اور آگے پیچھے تین بار ہوا...... یہ معجزہ نباتات سے متعلق بھی ہے۔

ان کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود

ان کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

(شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات، ص ۳۰۲، اشاعت اول مئی ۲۰۰۷ء، ناشر مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی)

یہ شعر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے گئے مشہور زمانہ "سلام" کا اکسٹھ (۶۱) نمبر شعر ہے ملاحظہ کریں:

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۱۵۷، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰ بی اردو بازار لاہور)

۱۰)..... اسی کتاب کے باب نمبر: ۱۰ "شانِ محمد ﷺ ارشاداتِ اکابر کی روشنی میں" کے تحت حافظ الحدیث الشیخ جمال الدین ابوزکریا المتوفی ۶۵۶ھ نے سابق انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے ساتھ حضور ﷺ کے معجزات کا ایک مدحیہ قصیدہ میں یوں موازنہ کیا ہے۔ اس کے اس شعر:

وان کان موسیٰ ابنع الماء من العصا

فمن کفه قد اصبح الماء یطفح

"اگر موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مار کر چشمہ بہا دیا تو حضور ﷺ کی مقدس انگلیوں سے پانی ابل پڑا"

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمتِ کی ہیں جاری واہ واہ

(شانِ محمد ﷺ کے مثالی واقعات ص ۳۸۷، اشاعت اول مئی ۲۰۰۷ء، ناشر مکتبہ ارسلان اردو بازار کراچی)

یہ شعر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی نعت مبارکہ:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

کا چوتھا (۴) شعر ہے ملاحظہ ہو:

(حدائق بخشش حصہ اول، ص ۶۷، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۱۱)...... یہی مولوی ارسلان بن اختر میمن دیوبندی اپنی ایک دوسری کتاب میں "یاد رکھیے! درود بھیجنے کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب کو بلند کرنا نہیں۔" سرخی کے تحت لکھتا ہے:

"صاحب مطالع المسرات فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پیش کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے درود و سلام کی بدولت حضور شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب و درجات بلند ہوں، کیونکہ سرکار پر تو پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ فضل ہے۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً (النساء) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات تو ہر لحظہ (گھڑی) رو بہ ترقی ہیں: وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ورفعنالك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا صلی اللہ علیہ وسلم

(درود شریف کی برکات، ص ۵۷، اشاعت اول، جون ۲۰۰۶، مطبوعہ مکتبہ ارسلان، قرآن محل

مارکیٹ دکان نمبر ۱۳، اردو بازار کراچی)

یہ شعر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے گئے مشہور زمانہ کلام:

الامان قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مَر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

کا شعر نمبر سات (۷) ہے ملاحظہ ہو:

(حدائق بخشش حصہ اول، ص ۱۰، باراول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۱۲) ...... ابوطلحہ محمد اظہار الحسن محمود دیوبندی (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور) نے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کو اپنی کتاب کے صفحہ: ۱۴۳ پر نقل کیا ہے:

مٹ گئے مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

(عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء دیوبند، ص ۱۴۳، مطبوعہ مکتبۃ الحسن ۳۳ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

نوٹ: اس کتاب پر درج ذیل دیوبندی علماء کی تقاریظ موجود ہیں:

(۱) دیوبندی مسلک کے ''حضرت اقدس خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد''

(۲) دیوبندی ''مولانا و مفتی'' حمید اللہ جان (رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور)

(۳) دیوبندیوں کے ''فضیلۃ الشیخ'' مولوی فضل الرحیم (نائب مہتمم وناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ)

(۴) مولوی انور حسین نفیس رقم دیوبندی

(۵) دیوبندی ''مولانا و مفتی'' عبدالقدوس ترمذی (مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال)

(۶) دیوبندی ''شیخ الحدیث ومولانا'' عبدالرحمٰن اشرفی (نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)

(۷) مولوی ابوالحسن محمد یعقوب احسن دیوبندی (نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

(۸) مولوی محمود اشرف عثمانی دیوبندی (جامعہ دارالعلوم کراچی)

(۹) دیوبندی ''مولانا'' ابن الحسن عباسی، سمیت چند دیگر دیوبندی علماء کی بھی تقاریظ موجود ہیں۔

حالانکہ یہ مذکورہ بالا شعر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے:

(حدائق بخشش، حصہ اول، ص ۱۰، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۱۳)......دیوبندی مسلک کے ''محبوب العلماء'' و ''پیر'' ذوالفقار احمد نقشبندی دیوبندی کے افادات کو ''اہل دل کو تڑپا دینے والے اشعار'' کے نام سے دیوبندیوں کے ''مفتی'' انعام الحق دیوبندی نے مرتب کیا ہے اس میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی شہرہ آفاق نعت مبارکہ

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

(حدائق بخشش، حصہ دوم، ص ۱۹۰، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

کے اس شعر کو خیانت کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

لحد میں عشقِ الٰہی کا داغ لے کے چلے

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

(اہل دل کو تڑپا دینے والے اشعار، ص۵۲، اشاعت دوم، مارچ ۲۰۱۲ء، ناشر: مکتبہ الفقیر، ۲۲۳، سنت پورہ فیصل آباد)

۱۴)...... ابو علی حسنین فیصل دیوبندی نے ''آپ کا پسینہ عطر سے بھی بڑھ کر'' سرخی قائم کر کے لکھا ہے:

''ترجمہ: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور (دوپہر کا) قیلولہ فرمایا دوران استراحت آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ صاحبہ ایک بوتل لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک سونت کر اکٹھا کرنے لگیں اتنے میں آپ ﷺ کو جاگ آ گئی یہ دیکھ کر آپ نے ان سے دریافت فرمایا: ''ام سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک ہے اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے تو وہ سب عطریات میں سے اچھی خوشبو بن جائے گی۔ (صحیح مسلم ۷، ۸۱، رقم ۶۲۰۱)

ایک جگہ تحریر کیا ہے۔ فَمِنْ طِیْبِهٖ طَابَتْ لَهٗ طُرُقَاتُهٗ

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد۲ ص ۸۷)

''آپ کی خوشبو سے سب راستے خوشبودار ہو گئے''

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
اُن کے نثار کوئی کیسے رنج میں ہو

جب یاد آگئے سب غم بُھلا دیئے

جب آگئی جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں

جلتے بجھا دیئے روتے ہنسا دیئے

(تحقیق میلاد حبیب ﷺ ص ۱۴۵، اشاعت: اپریل ۲۰۱۳ء مطبوعہ الھادی للنشر والتوزیع ۳۸۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

یہ اشعار سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں تھوڑی سی ترمیم کر کے دیوبندی مولوی نے نقل کئے ہیں ''حدائق بخشش'' میں ملاحظہ کریں:

(حدائق بخشش، حصہ اول، ص ۳۹، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

۱۵)..... مولوی سید محمد عابد میاں دیوبندی نے اپنی کتاب ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' کے صفحہ نمبر: ۷۹، ۸۰ پر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی مشہور زمانہ نعت مبارکہ:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

مکمل نقل کی ہے ملاحظہ کریں:

(رحمۃ للعالمین ﷺ ص ۷۹ ص ۸۰ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل آرام باغ کراچی)

نوٹ: اس کتاب پر درج ذیل دیوبندی اکابر کی تقاریظ و تأثرات موجود ہیں:

(۱) دیوبندی مسلک کے ''محقق و محدث'' و ''مفتی'' محمد کفایت اللہ دہلوی

(۲) دیوبندیوں کے ''بخاری وقت، مسلم دوراں'' و ''شیخ الشیوخ'' مولوی محمد انور شاہ کشمیری (صدر الاساتذہ، دارالعلوم دیوبند)

(۳) دیوبندیوں کے '' زبدۃ العارفین، قدوۃ الکاملین'' مولوی محمد اصغر حسین دیوبندی

(۴) دیوبندی مسلک کے ''شیخ الاسلام'' مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی

(۵) دیوبندیوں کے ''امام العلماء الکاملین'' مولوی محمد حبیب الرحمٰن لدھیانوی دیوبندی

(۶) دیوبندی مسلک کے ''علامہ ادیب فہامہ اریب'' مولوی حافظ احمد سعید دہلوی دیوبندی

(۷) دیوبندی مسلک کے ''صاحب المعقول والمنقول، حاوی الفروع والاصول'' مولوی حافظ محمد اعزاز علی دیوبندی،

(۸) دیوبندی مسلک کے ''رئیس المتکلمین''، مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی

(۹) دیوبندی مفتی علی محمد سورتی

(۱۰) مولوی فتح محمد دیوبندی (صدر مدرس مدرسہ انجمن اسلام بمبئی۔)

مگر بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقطع سے ''رضا'' غائب کر دیا ہے۔

(۱۶) دیوبندی حضرات کے ''شیخ الوظائف و حضرت'' حکیم محمد طارق محمود چغتائی نے لکھا ہے:

''حضرت آمنہ، سرورِ کونین ﷺ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا پر مشتمل یہ

مختصر سا قافلہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے بعد مکہ واپسی کے لئے چل پڑا۔ راستے میں حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا واصل بحق ہو گئیں تجہیز و تکفین کے بعد ام ایمن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے سسکیوں کی آوازیں آئیں، میں نے جا کر دیکھا تو عجیب منظر تھا چھ سال کا معصوم بچہ ماں کی قبر سے لپٹا ہوا ہے اور وہ عظیم بچہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے..... میرا وجدان کہتا ہے کہ شاید ماں کے آخری الفاظ یہی ہوں گے کہ بیٹا ہر ذی روح کو موت نے آلینا ہے! ہر شخص نے دنیا سے رخصت ہو جانا ہے! بیٹا میں تیری پیشانی میں بہت نور دیکھ رہی ہوں! اللہ پورے عالم میں تجھے چمکائے گا! اور یہ حقیقت ہے کہ جو چمکے ہوئے کے ساتھ لگ جائے گا اللہ اس کو بھی چمکا دے گا، جو چمکے ہوئے کے ساتھ وفا کرے گا اس کی قسمت کا ستارہ بھی دنیا و آخرت میں چمک جائے گا:

چمک تجھ سے پاتے ہیں، سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکا دے چمکا دے

(ماہنامہ عبقری لاہور، جلد نمبر: ۹، شمارہ نمبر ۱۲، جون ۲۰۱۵، شعبان، رمضان، ۱۴۳۶ھ ص ۴)

قارئین عظام! یہ شعر بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی گئی مشہور نعت مبارک کا مطلع ہے ملاحظہ کریں:

(حدائق بخشش، حصہ اول، ص ۹۷، بار اول ۱۹۹۷ء مطبوعہ پروگریسو بکس، ۴۰، بی اردو بازار لاہور)

نوٹ: اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں دیوبندی مولوی نے تھوڑی ترمیم کی ہے جو اس کی بددیانتی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

قارئین ذی وقار! حضور سید دو عالم، نور مجسم، شفیع اعظم ﷺ کی احادیث طیبات کی شرح کے طور پر یا وضاحت کے لئے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ اشعار کو دیوبندی مولویوں کا بیان کرنا یا نقل کرنا اس بات کی واضح و محکم دلیل ہے کہ مذکورہ دیوبندی علماء بھی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو قرآن وحدیث اور اقوال محدثین کی تشریح سمجھتے اور مانتے ہیں۔ اور دیوبندی علماء کو اس بات کا بھی اقرار ہے کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام واقعی قرآن وحدیث اور اقوال محدثین کا نچوڑ ہے۔

06) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا گستاخانِ رسول کے بارے میں غصہ شاید ان کے لئے ذریعہ نجات بن جائے﴾

دیوبندی مسلک کے ''مفتی اعظم ہند'' محمود حسن گنگوہی کے افادات کو گنگوہی مذکور کے خلیفہ ''محمد رحمت اللہ کشمیری'' نے لکھا ہے کہ:

> ''مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھئی! مولانا احمد رضا خان صاحب ہم لوگوں کو برا کہتے ہیں غصہ ہے ان کو

شاید وہ یہی سمجھتے ہوں گے ہم گستاخی کرتے ہیں حضور ﷺ کی شان میں اس وجہ سے وہ غصہ کرتے ہیں یہ جذبہ اللہ کے یہاں بڑا قابل قدر ہے۔ کیا بعید ہے کہ یہی جذبہ اُن کے لئے ذریعہ نجات بن جائے"

(مسلک علماء دیوبند اور حبِ رسول ﷺ ص ۶۷، اشاعت اول ۱۴۳۰ھ، مطبوعہ الحرمین، الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ دکان ۲۳، اردو بازار لاہور)

دیوبندی مسلک کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی کے اس قول سے ثابت ہوا کہ سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات پر فتویٰ محبت رسول ﷺ کی وجہ سے لگایا ہے۔

تھانوی کے اس قول سے دشنام باز دیوبندی ٹولہ کے اس نظریے کی بھی تغلیط ہو جاتی ہے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزوں کے کہنے پر دیوبندی مولویوں پر کفر کے فتوے لگائے۔

07) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے دیوبند پر فتویٰ عشقِ رسول ﷺ میں مغلوب ہو کر دیئے جس پر وہ عند اللہ معذور و مغفور ہیں﴾

مولوی نثار احمد خان فتحی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

"مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کو جب مولانا احمد رضا خاں کے انتقال کی خبر ملی تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر فرمایا:

"فاضل بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں اور اس ناچیز کے

بارے میں جو فتوے دیئے ہیں وہ سب رسول اللہ ﷺ کی محبت
کے جذبے سے مغلوب ہو کر دیئے ہیں۔ اس لیے ان شاء اللہ
تعالیٰ عنداللہ معذور اور مرحوم و مغفور ہوں گے میں اختلاف کی
وجہ سے بدگمانی نہیں کرتا۔"

(تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند، ص ۱۸ مطبوعہ مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

اس اقتباس سے تین امور بڑے کھل کر سامنے آئے۔

(۱)......سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سن کر تھانوی نے کہا: انا للہ و انا الیہ راجعون یعنی تھانوی کو آپ کے وصال کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔

(۲)......سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تھانوی اور جن دیگر علمائے دیوبند پر فتوے دیئے ہیں وہ کسی ذاتی رنجش میں نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں مغلوب و سرشار ہو کر دیئے ہیں۔

(۳)......سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بقول تھانوی عنداللہ ان فتاویٰ جات پر معذور و مغفور ہیں یعنی انہوں نے جان بوجھ کر بلاوجہ نہیں بلکہ شرعی نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر تھانوی اور دیگر علمائے دیوبند پر فتوے دیئے جن کی بنا پر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معذور اور مغفور (مغفرت یافتہ) ہیں۔

اس سے ان دشنام باز دیوبندی مولویوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔

نوٹ: یہ کتاب دیوبندی مسلک کے "حضرت و مفتی" عبدالمجید دین پوری کی پسند فرمودہ بھی ہے۔

08) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو "فقہاء اُمت" میں شمار کرنا﴾

کالعدم سپاہ صحابہ کے چیئر مین مولوی محمد احمد لدھیانوی دیوبندی نے "اہل تشیع کے متعلق چودہ سو سالہ فقہاء اُمت کے مختلف فتاویٰ وفیصلہ جات" عنوان کے تحت چھبیسویں (۲۶) نمبر پر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یوں ذکر کیا ہے:

"۲۶۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی"

(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت، ص ۲۷، طبع اول، ربیع الاول ص ۱۴۳۴ھ فروری ص ۲۰۱۳، ناشر خلافت راشدہ اکیڈمی، خیر پور، سندھ)

مذکورہ بالا عنوان کے تحت یوں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمانا اس بات پر خوب دلالت کرتا ہے کہ کالعدم سپاہ صحابہ کے چئیر مین مولوی محمد احمد لدھیانوی دیوبندی کے نزدیک سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فقہاء اُمت میں شامل ہیں۔

09) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ریاضی وجفر میں مہارت رکھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے شمار نعتیں اور سلام لکھے دیوبندی مولوی کا اقرار﴾

دیوبندی مسلک کے "مولانا" ولی خان المظفر (استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی) کے افادات کو مولوی بشیر احمد بن اظہار میاں دیوبندی نے ترتیب دیا ہے، ان میں لکھا ہے:

"دینی علوم کی تکمیل گھر پر اپنے والد مولوی نقی علی خان سے کی دو مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے، درس وتدریس کے علاوہ

مختلف علوم وفنون پر کئی کتابیں اور رسائل تصنیف وتالیف کیے، جن میں بارہ جلدوں میں فتاویٰ رضویہ کا مجموعہ ہے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا۔علوم ریاضی وجفر میں بھی مہارت رکھتے تھے۔شعروشاعری سے بھی لگاؤ تھا۔حضورﷺ کی شان میں بہت سی نعتیں اور سلام لکھے ہیں۔"

(محاضرات فی الفرق والادیان یعنی مکالمہ بین المذاہب، ص ۱۸۷،اشاعت:۱۴۲۹/۲۰۰۸ء ،مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن، کراچی)۔

فتاویٰ تکفیر الروافض، مرتب علی شیر حیدری دیوبندی ص ۱۰۵ مطبوعہ خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ)

10) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام کمال ادب وتعظیم کا شاہکار ہے اور آپ حقیقی معنی میں شیفتۂ رسول تھے﴾

ممدوح دیوبندی مسلک محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ نے لکھا ہے کہ:

"اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جب دوسری مرتبہ زیارت نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے مدینہ طیبہ حاضری دی توشوقِ دیدار میں مواجہہ شریف میں درود شریف پڑھتے رہے ۔یقین تھا کہ سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام ضرور عزت افزائی فرمائیں گے اور بالمواجہہ شرف زیارت حاصل ہوگا،لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو آپ نے ایک نعت کہی،جس کا مطلع ہے:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

یہ نعت شریف مواجہہ اقدس (علیٰ صاحبہا صلوٰۃً وسلاماً) میں عرض کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور اپنے آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ تسلیماً کثیراً کثیراً کو بیداری کی حالت میں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور زیارت مقدس کی اس خصوصی دولت کبریٰ ونعمت عظمیٰ سے شرف یاب ہوئے''۔

(حیات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۴، سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از علامہ بدرالدین احمد رضوی قادری ص ۲۹۰)

''اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان اصل میں دلی کا قدیمی خاندان تھا اور آپ کے پردادا محمد سعادت علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات تک یہ سارا خاندان کبھی دلی سے باہر نہیں گیا تھا۔ آپ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۸۶۵ء بروز اتوار بوقت ظہر شہر بانس بریلی (یو۔پی۔بھارت) میں پیدا ہوئے۔ صرف ۱۴ برس کی عمر میں علوم دینیہ وعقلیہ کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ پچاس فنون پر آپ نے کتابیں لکھیں۔ آپ کے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ اور دادا حضرت مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تعلیم وتربیت فرمائی۔ آپ کی تمام شاعری نعت رسول مقبول ﷺ کے لئے ہے اور کمال ادب وتعظیم کا شاہکار ہے حقیقی معنی میں آپ شیفتۂ رسول تھے۔ مخالفین بھی جس کے قائل ہیں ۲۵ صفر ۱۳۳۹ ہجری ۱۹۲۱ء بروز جمعۃ المبارک وصال فرمایا۔ بریلی میں آپ کا روضہ مرجع خلائق ہے۔''

(زیارت نبی ﷺ بحالت بیداری، حصہ اول ص ۶۶ ص ۶۷ بار چہارم ۲۰۱۰ء مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ

لاہور)

قارئین عظام! اس حوالے سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

(۱) امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو "اعلیٰ حضرت" لکھا۔

(۲) سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری کے عالم میں اپنی سر کی آنکھوں سے زیارت کرنے کا اقرار۔

(۳) سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صرف چودہ (۱۴) سال کی عمر میں علوم دینیہ وعقلیہ کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی۔

(۴) سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پچاس فنون پر کتابیں لکھی ہیں دوسرے لفظوں میں اس بات کا اقرار بھی کر لیا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو پچاس فنون پر مہارت حاصل تھی۔

(۵) لکھا کہ آپ کے والد گرامی اور دادا جان بھی عالم دین تھے، یعنی آپ کا گھرانہ پڑھا لکھا اور مذہبی گھرانہ تھا۔

(۶) سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تمام شاعری نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور کمال ادب وتعظیم کا شاہکار ہے۔

آپ کے کلام پر اعتراض اور تنقید کرنے والے دشنام باز دیوبندی مولوی اس جملہ پر غور کریں کہ "اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تمام شاعری کمال ادب وتعظیم کا شاہکار ہے شاید ہدایت نصیب ہو جائے۔

(۷) سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی معنوں میں شیفتۂ رسول ہونے کا اقرار کیا

ہے۔

11) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''مشہور حنفی عالم'' ہونے کا اقرار﴾

دیوبندی مسلک کے ''محقق دوراں'' ''حضرت علامہ'' علی شیر حیدری دیوبندی نے لکھا ہے:

٭ ''احمد رضا خان ۱۲۷۲ھ، ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوئے۔ امام احمد رضا خان بریلی کے مشہور عالم دین تھے جن کا تعلق فقہ حنفی سے تھا''

(فتاویٰ تکفیر الروافض، ص ۱۰۵، ناشر: خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور، سندھ)

12) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بے شک عالمانہ شان رکھتے تھے، جگن پوری دیوبندی اور خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی کا اقرار﴾

(ا) دیوبندی ''مولانا'' قاری محمد عبد الرؤف خاں جگن پوری دیوبندی نے ''براۃ الابرار'' نامی ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں لکھا ہے:

''مولوی احمد رضا خان صاحب مرحوم جو اس فرقہ کے قائد اعظم گزرے ہیں خاکسار سے بہت ملاقات تھی اور وہ بے شک عالمانہ شان رکھتے تھے''

(براۃ الابرار عن مکائد الاشرار ملقب بہ قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی ص ۹۹ تیسری اشاعت، اگست ۲۰۱۲ء، مطبوعہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

اس کتاب کا مقدمہ دیوبندی مسلک کے ''محقق وقت'' مولوی خالد محمود مانچسٹروی نے تحریر کیا جس میں جامع مسجد آگرہ کے صدر مفتی مولانا سید محمد اعظم شاہ کا بیان اپنی

تائید میں بطور دلیل نقل کیا ہے جس سے گکھڑوی کے اصول کے مطابق ثابت ہوتا ہے کہ مولوی خالد محمود مانچسٹروی کا بھی یہی نظریہ و موقف ہے:

"مولوی احمد رضا خاں صاحب مرحوم جو اس فرقے کے قائد اعظم گزرے ہیں ان کی خاکسار سے بہت ملاقات تھی اور بے شک عالمانہ شان رکھتے تھے"

(براۃ الابرار عن مکائد الاشرار ملقب بہ قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی ص ۴۹ تیسری اشاعت، اگست ۲۰۱۲ء، مطبوعہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی)

13) ﴿مولوی اشرف علی تھانوی کا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی شد و مد سے حمایت کرنا﴾

دیوبندی مسلک کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مولوی عبد الباری ندوی دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تھانوی کے نقطہ نظر کو یوں بیان کیا ہے:

"مولوی احمد رضا صاحب مرحوم جنہوں نے خود حضرت (اشرف علی تھانوی۔ ناقل) کی تکفیر و مخالفت کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا ان کی شد و مد سے حمایت فرماتے اور فرماتے کہ ممکن ہے کہ ان کی اس مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہو اور ہم لوگوں کو غلط فہمی سے حضور کی شان میں گستاخ جانتے ہوں۔"

(جامع المجددین، ص ۸۴، مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور)

اس اقتباس سے واضح ہوا کہ مولوی اشرف علی تھانوی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی شدومد سے حمایت کیا کرتا تھا تھانوی سے اعلان بغاوت کرتے ہوئے آج کل کے جو دیوبندی مولوی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی شدومد سے مخالفت کرتے ہیں ان کی تھانوی کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے؟ تھانوی کا سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت کرنا اور موجودہ دور کے کچھ دیوبندی مولویوں کا سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی شدومد سے مخالفت کرنا، دیوبندیوں کے دست و گریبان ہونے کی ایک بہترین مثال ہے۔

نوٹ: سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے غلط فہمی کی بناپر نہیں بلکہ تھانوی کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے تھانوی کو گستاخ رسول قرار دیا تھا۔ اس اقتباس میں تھانوی نے اپنی گستاخی کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اس کی گستاخی صریح ہے جس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ علمائے اہلسنت نے اس کا خوب تعاقب کیا اور کم وبیش ۲۵۰ علمائے عرب وعجم نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا۔ لیکن تھانوی کو مرتے دم تک توبہ کی توفیق نہ ہوئی۔

14) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دیوبندی علماء پر فتویٰ لگانے پر ثواب ملے گا﴾

مولوی غریب اللہ دیوبندی (ناظم دارالعلوم مجددیہ موضع مانکی تحصیل صوابی ضلع مردان) نے مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کے مرزائیوں کے ساتھ بہاول پور والے مناظرے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب مرزائیوں نے میدان مناظرہ میں کہا کہ علماء بریلی علماء دیوبند کی تکفیر کرتے ہیں تو انور شاہ کشمیری نے جواب

دیا پھر سوال ہوا اور انور شاہ کشمیری نے جواب دیا ملاحظہ ہو:

''سوال: اگر علمائے بریلی نے نیک نیتی سے ٹھیک سمجھ کر علمائے دیوبند پر یہ الزامات لگائے تو ان کا کیا حکم ہے۔

جواب: ''ایسی صورت میں علمائے بریلی کو ثواب حاصل ہوگا''۔

(ضرب شمشیر بر فتنہ پنج پیر، ص ۶۲ ناشر: مکتبہ مجددیہ مانکی ضلع مردان)

اس حوالے سے ثابت ہوا کہ علماء دیوبند پر گستاخی رسول کا مرتکب ہونے کی وجہ سے علماء بریلی (جن میں سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست ہیں) نے جو کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کے بقول ثواب کے نا صرف مستحق ہیں بلکہ ان کو اس پر ثواب حاصل بھی ہوگا۔ مولوی غریب اللہ دیوبندی نے اس مذکورہ واقعہ کے بعد لکھا ہے کہ:

''اس واقعہ سے سطحی معلومات رکھنے والے حضرات کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں، اور ان کو آئندہ آپس کی سر پھٹول کو یک لخت ختم کر دینا چاہیے''

راقم بھی کہتا ہے کہ اس حوالے کو پڑھ کر سطحی معلومات رکھنے والے دشنام یاز دیوبندی ٹولہ کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں، اور ان کو آئندہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر علماء دیوبند کی تکفیر کرنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرنے کی روش کو یک لخت ختم کر دینا چاہیے۔

نوٹ: مولوی غریب اللہ دیوبندی کی دیوبندی مسلک کے ''مفتی و مولانا'' عبدالحمید

حقانی دیوبندی بن عبدالرحیم حقانی دیوبندی کی کتاب ''اظہار الحق للتمسکین بالحق'' پر تقریظ بھی موجود ہے اور حقانی دیوبندی نے اس کا نام یوں تحریر کیا ہے (تقریظ سے قبل) ''شیخ الاتقیاء اسوۃ العلماء حضرت مولانا غریب اللہ دامت برکاتہم (فاضل دارالعلوم دیوبند)''

(اظہار الحق للتمسکین بالحق، ص ۱۷ اشاعت سوم: ۲۰۱۱ء مطبوعہ جامعہ احیاء العلوم چلبئی صوابی)

اور اس کتاب کے ٹائٹل پیج پر مولوی مذکور کا نام یوں تحریر ہے:

''شیخ القرآن حضرت مولانا غریب اللہ صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند)''

15) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ شہرت ''عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے﴾

حقیقی مسلمان وہی ہے جو نبی مکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق رکھتا ہو اور اس کی ہر سانس اور دل کی ہر دھڑکن سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا آتی ہو بالکل یہی کیفیت امام عاشقاں، کشتۂ عشق مصطفیٰ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تھی کہ وہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی ہستی کو اس طرح گم کر چکے تھے کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی کہنے پر مجبور ہو گئے کہ آپکی شہرت کا جو چہار عالم میں ڈنکا بج رہا ہے اس کی وجہ آپ کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

دیوبندی مسلک میں ''حجۃ الاسلام والمسلمین'' اور ''محقق دوراں'' جیسے بھاری بھرکم القابات سے نوازے جانے والے مولوی علی شیر حیدری نے لکھا ہے:

''امام احمد رضا خان کی وجہ شہرت آپ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت (ہے)''

(فتاوی تکفیر الروافض، ص ۵۰۱، ناشر: خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور، سندھ)

(۲)......دیوبندی مسلک کے ''تذکرہ نگار و حافظ'' محمد اکبر شاہ بخاری دیوبندی نے بیس علماء دیوبند پر لکھے گئے مختلف لوگوں کے مضامین مختلف لوگوں کے مضامین کو یکجا کیا ہے جن میں ایک مضمون نگار نے دیوبندی ''مفتی اعظم پاکستان'' مفتی محمد شفیع کی سوانح پر لکھے گئے اپنے مضمون میں یوں لکھا ہے:

''دوسرے مسلک کے اکابر کا ہمیشہ احترام کرتے میں نے بارہا ان (مفتی شفیع) کی زبان سے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار و اعتراف سنا''

(بیس علمائے حق، ص ۲۹۱، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر اردو بازار لاہور)

اس حوالے سے ثابت ہوا کہ دیوبندی مسلک کے ''مفتی اعظم پاکستان'' مفتی محمد شفیع کو بھی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار و اعتراف تھا۔ قارئین جن اکابر کو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کا اقرار و اعتراف تھا آج اُنہیں کے اصاغر میں سے ایک قلیل ٹولہ اپنے اکابر سے اعلان بغاوت کرتے ہوئے آپکو معاذ اللہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتا نظر آتا ہے۔ میرا اُن سے سوال ہے کہ اگر واقعی تم اپنے موقف میں سچے ہو تو ذرا یہ بھی بتا دو کہ گستاخ رسول کو تمہارے اکابر کا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاننا و ماننا کیسا ہے؟

16) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''شمس العلماء'' ہونے کا اقرار﴾

محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ (ممدوح دیوبندی مسلک) نے لکھا ہے:

''شمس العلماء اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب

بریلوی قدس سرہ العزیز کی ولادت باسعادت ١٠ شوال ١٢٧٢ھ مطابق ١٤ جون ١٨٦٥ء بروز یک شنبہ بوقت ظہر بانس بریلی (یو۔پی۔بھارت) میں ہوئی۔"

(سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ، حصہ سوم ص ١١٥ چھٹی اشاعت ٢٠١٤ء مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور)

17) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام بغیر "مولانا" کے لینے پر تھانوی کا ڈانٹنا اور خفا ہونا﴾

(ا) دیوبندی مسلک کے "حکیم الاسلام" قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند) کے افادات کو مولوی محمد ندیم قاسمی دیوبندی نے ترتیب دیا ہے قاسمی دیوبندی نے "مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد رضا خان" عنوان کے تحت لکھا ہے:

"میں نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ مولانا احمد رضا خان مرحوم سے بہت سی چیزوں میں اختلاف رکھتے ہیں قیام، عرس، میلاد وغیرہ مسائل میں اختلاف رہا۔ مگر جب مجلس میں ذکر آیا تو فرماتے۔ "مولانا احمد رضا خان صاحب"......ایک دفعہ مجلس میں بیٹھنے والے ایک شخص نے کہیں بغیر مولانا کے احمد رضا کہہ دیا۔ حضرت نے ڈانٹا اور خفا ہو کر فرمایا کہ عالم کی توہین، اگرچہ اختلاف رائے ہے، تم منصب کی بے احترامی کرتے ہو، کس طرح جائز ہے؟ رائے کا اختلاف اور چیز ہے یہ

الگ بات ہے کہ ہم ان کو خطا پر سمجھتے ہیں اور صحیح نہیں سمجھتے، مگر ان کی توہین اور بے ادبی کرنے کا کیا مطلب؟ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مولانا'' نہ کہنے پر برا مانا۔''

(اولیائے کرام کے ایمان افروز واقعات، ص۹۴ ص۹۵، اشاعت مئی ۲۰۱۳ء، ناشر: عمر پبلی کیشنز: یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۳۸، اردو بازار لاہور)

(۲) یہی واقعہ عبدالصبور علوی دیوبندی (فاضل علوم شرقیہ پاکستان) نے بھی قاری محمد طیب (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) کے بیان کردہ واقعات کو مرتب کیا اُن میں نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

(بزرگوں کے ایمان افروز قصے ص۸۲ طبع جدید مئی ۲۰۱۱ء مطبوعہ بیت السلام نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

(۳) مولوی محمد اسحٰق ملتانی دیوبندی (مدیر ماہنامہ ''محاسن اسلام'' ملتان) نے مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی حسین احمد کانگریسی، مولوی محمد زکریا کاندھلوی، مولوی محمود حسن گنگوہی اور مولوی محمد تقی عثمانی دیوبندی کے ''افادات'' کو ترتیب دیا اس میں بھی یہ واقعہ موجود ہے ملاحظہ ہو:

(اسلاف کی باہمی محبت کے حیرت انگیز واقعات، ص۳۵ تاریخ اشاعت صفر المظفر ۱۴۳۴ھ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(۴) دیوبندی مسلک کے ''محدث اعظم پاکستان'' مولوی سرفراز صفدر گکھڑوی اور مولوی عبدالحمید سواتی کی یاد نکلنے والے رسالہ ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ کی

خصوصی اشاعت بنام "ماہنامہ الشریعہ کا طرزِ فکر اور پالیسی: اعتراضات واشکالات کا جائزہ" میں بھی یہ مذکورہ بالا واقعہ درج ہے ملاحظہ ہو:

(ماہنامہ الشریعہ گوجرانولہ خصوصی اشاعت، جون ۲۰۱۴ء، ص ۳۶، زیر اہتمام الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی کنگنی والا گوجرانوالہ)

نوٹ: مندرجہ بالا حوالہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(۱) دیوبندی مسلک کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی اپنی مجلس میں بھی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک بڑے ادب سے لیتا تھا۔

(۲) تھانوی کا سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک بغیر "مولانا" کے لینے والے کو ڈانٹنا اور اس پر خفا ہونا۔

(۳) سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک کو بغیر مولانا کے لینے والے کو تھانوی کا کہنا کہ عالم کی توہین مت کرو اگرچہ اختلاف رائے ہے تم منصب کی بے احترامی کرتے ہو یہ کس طرح جائز ہے؟ سے بھی معلوم ہوا کہ تھانوی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو عالم دین مانتا تھا اور ان کے نام کو بغیر مولانا کے لینے کو منصب کی بے احترامی سمجھتا تھا۔

راقم الحروف اُمید کرتا ہے کہ دُشنام باز دیوبندی ٹولہ اپنے مسلک کے "حکیم الامت مجدد الملت" مولوی اشرف علی تھانوی کے عمل کو جس کو بیان کرنے والا بھی تھانوی کا خلیفہ اور دیوبندی مسلک کا "حکیم الاسلام" قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند) ہے اس کو پڑھ کر یقیناً اپنے کرتوتوں پر شرمسار ہوگا۔ اور آئندہ سے راقم اُمید کرتا ہے

کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی و بے ادبی سے سچی توبہ کرے گا۔

18) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "محدث" ہونے کا اقرار﴾

حافظ مومن خان عثمانی دیوبندی (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ) نے لکھا ہے:

"محدث بریلوی احمد رضا خان بریلوی کس وثوق سے فیصلہ صادر فرماتے ہیں"

(جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حقائق کی روشنی میں، ص ۲۹، سن اشاعت فروری ۲۰۱۱ء مطبوعہ ادارہ تحقیقات اہل سنت لاہور)

19) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں اور سلام لکھے﴾

مولوی علی شیر حیدری دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

"امام احمد رضا خان کی وجہ شہرت آپ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے گئے نعتیہ کلام (ہیں)"

تھوڑا آگے جا کر اسی صفحہ پر مزید یوں لکھا ہے:

"شعر وشاعری سے بھی لگاؤ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سی نعتیں اور سلام لکھے"

(فتاوی تکفیر الروافض، ص ۵۰۱، ناشر: خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور، سندھ)

20) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "بحر العلوم" ہونے کا اقرار﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین جس کی کتاب مشہور دیوبندی مکتبہ ''قدیمی کتب خانہ کراچی'' والوں نے بڑے اہتمام سے شائع کی ہے اس میں لکھا ہے:

''اس میں شک نہیں کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نہایت نیک اور بحرالعلوم تھے۔ ہندوستان میں ان کے برابر کے علماء اور مفسرین بہت کم گزرے ہیں''

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص۳۲۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

21) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ''ذہانت وعلمیت'' کا اقرار﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین نے ہی لکھا ہے:

''مولانا (یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ از نقشبندی) کی ذہانت اور علمیت ان کے ترجمے سے خوب عیاں ہے۔''

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص۳۲۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

22) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''امام اہل سنت'' ہونے کا اقرار﴾

(۱) ڈاکٹر محمد زاہد الحق قریشی دیوبندی نے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے:

''امام اہل سنت بریلوی مولانا احمد رضا خان''

(ماہنامہ الاحرار ملتان جلد نمبر:۱۱، شمارہ نمبر:۱۰، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص۲۹)

(۲) قاری اظہر ندیم دیوبندی نے اپنی کتاب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یوں نقل کیا ہے:

''امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتویٰ''

(کیا شیعہ مسلمان ہیں؟ ص ۲۸۸، پہلا ایڈیشن، ستمبر ۱۹۸۷ء مطبوعہ تحریک تحفظ اسلام گلگت پاکستان)

قارئین! مولوی اظہر ندیم دیوبندی کا سیدی اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ "امام اہلسنت" اور "اعلیٰ حضرت" جیسے القابات نقل کرنا اور کسی قسم کا انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس دیوبندی کے نزدیک بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ "امام اہلسنت" ہیں کیونکہ دیوبندی مسلک کے "محدث اعظم پاکستان" مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی نے لکھا ہے کہ:

"جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ کی تائید سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے"

(تفریح الخواطر فی ردتنویر الخواطر، ص ۲۹، طبع چہارم نومبر ۲۰۰۸ء ناشر مکتبہ صفدریہ نزد نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "امام اہل سنت" ہونے کے دیوبندی مولویوں کے اقرار کے بعد ان دیوبندیوں سے سوال ہے جو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو "مجدد البدعات" اور "امام البدعات" جیسے قبیح و غلیظ الفاظ سے یاد کرتے ہیں وہ بتائیں جو شخص تمہارے نزدیک معاذ اللہ "امام البدعات" ہے اس کو "امام اہلسنت" کہنے والے دیوبندی مولویوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

23) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ

حاضرہ" ہونے کا اقرار

دیوبندی مسلک کے "مولانا و ڈاکٹر" محمد رفیق انور دیوبندی (فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی) جو دیوبندیوں کے "حضرت اقدس، عارف باللہ، مولانا الشاہ" حکیم محمد اختر دیوبندی کا خلیفہ مجاز ہے اس نے بدعتی کے متعلق شرعی حکم پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کو "فتاویٰ افریقہ صفحہ:١٠٩" سے نقل کرنے سے پہلے یوں لکھا ہے:

"اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ احمد رضا خان رقمطراز ہیں:

"اب اتنا معلوم کرنا رہا کہ بدمذہب کتا ہے یا نہیں، ہاں! ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر، ناپاک تر، کتا فاسق نہیں اور یہ اصل دین ومذہب میں فاسق ہے، کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے، میری نہ مانو، سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مانو، ابو حاتم خزاعی اپنی جزء حدیثی میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اھل النار۔

(بدعتی کا بدترین انجام قرآن وحدیث کی روشنی میں، ص۵۴، ناشر مکتبۃ الاختر، محلہ عثمان نگر گلی نمبر:۲ عیدگاہ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

24) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے "کثیر التصانیف مصنف" ہونے کا اقرار

(۱) ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین جس کی کتاب دیوبندی مکتبہ "قدیمی کتب خانہ کراچی" نے بڑے اہتمام سے شائع کی ہے اس میں لکھا ہے:

"مولانا احمد رضا خاں کثیر التصانیف مصنف ہیں ان کی کتابوں کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن بہر حال ان کی تالیفات کی تعداد پانچ سو (۵۰۰) سے زیادہ ہے یہی نہیں کہ عدداً انہوں نے بہت لکھا بلکہ ان کی تصانیف میں تنوع بھی بہت ہے۔"

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۴۳۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

(۲) مولوی علی شیر حیدری دیوبندی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:

"دینی علوم کی تکمیل گھر پر اپنے والد گرامی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔ دو مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے درس و تدریس کے علاوہ مختلف علوم و فنون پر کئی کتابیں اور رسائل تصنیف و تالیف کیے۔ قرآن کریم کا اردو ترجمہ بھی کیا جو کنز الایمان کے نام سے مشہور ہے"

(فتاویٰ تکفیر الروافض، ص ۵۰۱، ناشر: خلافت راشدہ اکیڈمی خیرپور، سندھ)

(۳) محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ نے یوں لکھا ہے:

"آپ (امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ از نقشبندی) نے پچاس فنون میں تقریباً ایک ہزار کتابیں تحریر فرمائیں۔"

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ سوم ص ۱۱۵، چھٹی اشاعت ۲۰۱۴ء مطبوعہ

فیروز سنز (پرائیویٹ) لمٹیڈ لاہور)

(۴) دیوبندی مسلک کے ''شاہین ختم نبوت'' مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے یوں اقرار کیا ہے:

''مولانا احمد رضا خان بریلوی معروف عالم دین تھے۔ کثیر التصانیف حضرات میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کے متعدد رسائل اور فتاویٰ جات کو فتاویٰ رضویہ میں جمع کیا گیا ہے۔ اس وقت تک اس کی ۲۹ جلدیں چھپ چکی ہیں''۔

(چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، ج ۲، ص ۵۸۷ بار اول اپریل ۲۰۱۶ء مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان)

25) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ''ہزار ہا علمی فتاویٰ'' لکھنے کا اقرار﴾

مولوی علی شیر حیدری دیوبندی (کالعدم سپاہ صحابہ کے سابق چیئرمین) نے لکھا ہے کہ:

''آپ (امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ از نقشبندی) کے ہزار ہا فتاویٰ کا ضخیم علمی مجموعہ جو ۳۰ جلدوں پر مشتمل ''فتاویٰ رضویہ'' کے نام سے موسوم ہے برصغیر پاک و ہند میں اہل سنت کی ایک بڑی تعداد آپ ہی کی نسبت سے بریلوی کہلاتی ہے۔''

(فتاویٰ تکفیر الروافض، ص ۵۰۱، ناشر: خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور، سندھ)

26) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پچاس علوم میں کتب تصنیف کیں اور

پچاس علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین کی کتاب کو مشہور دیوبندی مکتبہ "قدیمی کتب خانہ کراچی" نے شائع کیا اس میں یوں لکھا ہوا ہے:

"تقریباً پچاس (۵۰) مختلف علوم پر کتابیں لکھی ہیں۔ درج ذیل علوم پر مولانا (احمد رضا خان صاحب!) کی تالیفات موجود ہیں: علوم قرآن، ترجمہ و تفسیر قرآن، اصول حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، جدل، عقائد، کلام، صرف ونحو، معانی و بیان، بدیع، منطق، فلسفہ، تکسیر، ہیئت، ریاضیات، ہندسہ، ارثماطیقی، جبر و مقابلہ، حساب ستینی، لوگارثمات، توقیت مناظرہ و مرایا، زیجات، مثلثات، مربعات، جفر، زائرجہ، قراۃ، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاقیات، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، لغت، ادب، علم الفرائض، عروض وقوافی، نجوم، فارسی، عربی اور اردو نظم ونثر، خطِ نسخ اور خط نستعلیق میں بھی ید طویٰ رکھتے تھے۔"

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۴۳۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

27) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "الشیخ" اور "مجدد الدہر" ہونے کا اقرار

قاضی عبیداللہ ڈیروی دیوبندی نے لکھا ہے:

"الشیخ احمد رضا البریلوی"

یہی ڈیروی دیوبندی اسی صفحہ پر تھوڑا آگے جا کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے "مجدد الدہر"

ہونے کا یوں اقرار کرتا ہے:

''مجدد الدہر احمد رضا البریلوی''

(فتاویٰ عبیدیہ نقشبندیہ، ص ۲۹۱ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

الحمدللہ! قارئین کرام!! ان مذکورہ بالا حوالوں سے آپ بخوبی اندازہ لگالیں کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کس قدر شان ورفعت کے مالک ہیں جس کا اقرار دیوبندی علماء کو بھی ہے۔

28) ﴿بریلوی حنفی المذہب، اہل سنت وجماعت، صوفی المشرب اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ قادری سلسلہ کے بزرگ ہیں دیوبندی مولوی کا اقرار﴾

دیوبندی مسلک کے ''مفتی اعظم'' مولوی عبیداللہ ڈیروی دیوبندی اس سوال ''عمرو مولانا احمد رضا خان کی تسفیق وتضلیل کرتا ہے اور زید مولانا اسماعیل شہید اور علماء دیوبند کی تکفیر کرتا ہے، کون حق پر ہے؟'' کے جواب میں یوں لکھتا ہے:

> ''طرفین کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ہر دو فریق دیوبندی اور بریلوی حنفی المذہب اور اہل سنت وجماعت اور صوفی المشرب ہیں اور ہر ایک کی دوسرے کے پیچھے نماز جائز ہے۔ مولانا احمد رضا خان قادری سلسلہ کے بزرگ ہیں۔''

(فتاویٰ عبیدیہ نقشبندیہ، ص ۳۰۸ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

دیوبندی ''حافظ'' محمد اکبر شاہ بخاری نے اپنی کتاب مسمی بہ ''اکابر علماء دیوبند'' میں

''حضرت مولانا مفتی عبیداللہ ڈیروی'' باب قائم کر کے ڈیروی دیوبندی کے مختصراً حالات زندگی لکھے ہیں جس کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:

مولوی اکبر بخاری دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

> ''حضرت مولانا قاضی عبیداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پورے ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے مفتی اعظم اور جید عالم دین شمار ہوتے تھے.....اپنے مسلک حقہ پر سختی سے پابند رہتے تھے۔''

(اکابر علماء دیوبند،ص ۴۸۵،طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰،انارکلی لاہور)

مولوی اکبر بخاری نے قاضی عبیداللہ ڈیروی کی کتب کا ذکر کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

> ''بہرحال درس وتدریس اور تبلیغ واصلاح کے علاوہ مختلف مسائل کے بارے میں آپ نے بہت سی کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں تفسیرات عبیدیہ، المیقات الطالب المشکوٰۃ ،مراۃ المفاتیح المشکوٰۃ المصابیح ،حواشی قرآن مجید عربی وربط آیات اردو، فتاویٰ عبیدیہ''۔

(اکابر علماء دیوبند،ص ۴۸۶،طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰،انارکلی لاہور)

تھوڑا آگے جا کر یوں لکھا ہے:

''حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم فقیہہ اور جید عالم دین ہونیکے ساتھ ساتھ ایک عارف کامل اور شیخ کامل بھی تھے''

(اکابر علماء دیوبند، ص ۴۸۶، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انارکلی لاہور)

مزید یوں لکھا:

''آپ اتنے بڑے عالم، مفتی، محقق، مصنف اور عارف ہونے کے باوجود نہایت متواضع اور منکسر المزاج تھے، متبع سنت اور حق گو عالم دین تھے طبیعت نہایت سادہ اور خاموش تھی ایک سچے عاشق رسول تھے۔''

(اکابر علماء دیوبند، ص ۴۸۷، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انارکلی لاہور)

مولوی اکبر بخاری دیوبندی مزید یوں لکھتا ہے:

''۱۲ دسمبر ۱۹۳۸ء میں چوہدری تیرتھ داس سینئر جج ڈیرہ غازی خان کی عدالت میں مسلمان عورت کی طرف سے مرزائی خاوند کے خلاف دعویٰ تنسیخ دائر کیا گیا۔ اہل سنت کی جانب سے وکیل مولوی محمد ایوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ (حضرت سہارنپوری کے قریبی عزیز) اور مرزائیوں کی طرف سے وکیل عزیز محمد ملک مقرر ہوا قانونی تنقیحات کے بعد مقدمہ شروع ہوا مدعیہ کے پہلے گواہ حضرت قاضی

عبیداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ مولانا عبداللہ فاضل دیوبند وغیرہ حضرات پیش ہوئے ہر ایک کی شہادت پر ہفتہ صرف ہوا۔ مرزائیوں کی طرف سے چوھدری اسعد اللہ خان اور محمد سلیم ناظم مرکز کلکتہ پیش ہوئے ۔ حضرت قاضی عبیداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل پیش کردہ سن کر حضرت مولانا مرتضیٰ چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آئندہ ہمیں دیوبند سے بلوانے کی تکلیف نہ دینا ہم سب کی طرف سے واحد نمائندہ قاضی عبیداللہ صاحب مرزائیوں کو کافی رہیں گے''

(اکابر علماء دیوبند ص ۴۸۷، ۴۸۸، طباعت جدید جنوری ۱۹۹۹ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور)

قارئین کرام! جب دیوبندی مسلک کے اتنے بڑے مولوی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو الشیخ، مجدد الدہر اور قادری سلسلہ کے بزرگ لکھ دیا تو پھر دیوبندی دشنام باز ٹولہ کو بھی اپنے بڑے گرو جی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مان لینا چاہیے یا پھر قاضی عبیداللہ ڈیروی دیوبندی پر بھی کوئی فتویٰ جڑ دینا چاہیے کہ اس نے تمہارے بقول ایک ''بدعتی'' اور ''مشرک'' کو (نعوذ باللہ) ''الشیخ''، ''مجدد الدہر'' اور ''قادری سلسلہ کے بزرگ'' لکھ دیا ہے اور یہ بھی لکھ دیں کہ آئندہ سے دیوبندی اکابرین کی

کچھ نہیں سنی اور مانی جائے گی کیونکہ ان کے مقتدی شتر بے مہارے ہو چکے ہیں۔

29) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے ذہین تھے﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین جس کی کتاب دیوبندی مکتبہ قدیمی کتب خانہ کراچی نے بڑے اہتمام سے شائع کی اس میں لکھا ہے:

> ''اللہ کے فضل سے وہ بچپن سے ہی اتنے ذہین تھے کہ چار سال کی عمر میں انہوں نے قرآن شریف پڑھ لیا۔۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۹ء میں تمام دینی اور درسی کتب کے مطالعے سے فارغ ہو گئے اور درس وتدریس اور تبلیغ وہدایت کی مہم شروع کی''

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص۴۲۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

30) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے ذی علم اور بڑے ذہین ہونے کا اقرار﴾

مولوی محمد عارف سنبھلی دیوبندی (استاذ ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے دیو بندیوں کے ''مناظر'' مولوی محمد منظور نعمانی کی ''زیرنگرانی'' اپنی لکھی جانے والی کتاب میں لکھا ہے:

> ''حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔لیکن میں ان کی کتابیں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ بے علم نہیں تھے بڑے ذی علم تھے۔کم فہم اور غبی نہ تھے بڑے ذہین اور ہوشیار آدمی تھے''

(بریلوی فتنہ کا نیا روپ ص۱۱۶ اشاعت دوم اکتوبر ۱۹۷۸ء مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی اردو بازار لاہور)

31) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے دیوبندی مولوی کی دعا﴾

مولوی نثار احمد خان فتحی دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے یوں دعا کی ہے:

''یہ چند عبارتیں مولوی احمد رضا خان کی ہیں (اللہ اُن پر رحم فرمائے)''

(تُہمت وہابیت اور علمائے دیوبند، ص ۱۲ مطبوعہ مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

نوٹ: قوسین ( ) کے درمیان والے الفاظ بھی دیوبندی مولوی کے ہی ہیں۔

32) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شمس العارفین، حسان الوقت، اور مقبول بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اقرار﴾

محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ نے لکھا ہے کہ:

''شمس العارفین، حسان الوقت حضرت شاہ احمد رضا خان قدس سرہ العزیز نے ۱۳۰۵ھ میں ''تجلی الیقین'' کے ذریعہ دس آیات قرآنی اور سوا سو سے زیادہ احادیث سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل الخلق و سید المرسلین ہونا ثابت کیا ہے اس سے پہلے آپ نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں اور بہت دبیز بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں دو شخص دائیں اور بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں اتنے میں مسجد کی

طرف سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے واللہ العظیم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخاطب ایسے غائب ہو گئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس سگ بارگاہ کے پاس تشریف لائے اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم فاصلہ ہو اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا پھونک مار اللہ روشن کر دے گا میں نے پھونکا وہ عظیم نور پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا والحمد للہ رب العالمین۔"

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حصہ سوم ص ۱۱۵، چھٹی ۲۰۱۴ء مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور)

33) ﴿شہرۂ آفاق ریاضی داں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم ریاضی کے قائل تھے﴾

محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ (ممدوح دیوبندی مسلک) نے ہی لکھا ہے:

"ڈاکٹر سر ضیاء الدین وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی جیسے شہرہ آفاق ریاضی داں آپ کے علم ریاضی کے قائل تھے۔"

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حصہ سوم ص ۱۱۵ چھٹی اشاعت ۲۰۱۴ء مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور)

(34) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ مرزائیت میں خدمات کا اعتراف دیوبندی علماء کے قلم سے

(۱) دیوبندی مسلک کے ''مولانا'' عماد الدین محمود دیوبندی (خطیب مرکزی جامع مسجد چودھوان) نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ مرزائیت میں خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ''فاضل بریلوی تڑپ اٹھے'' عنوان کے تحت لکھا ہے:

''نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے ہوئے دیکھ کر مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تڑپ اٹھے اور مسلمانوں کو مرزائی نبوت کے زہر سے بچانے کیلئے انگریز کے ظلم و بربریت کے دور میں علم حق بلند کرتے ہوئے اور شمع جرأت جلاتے ہوئے مندرجہ ذیل فتویٰ دیا جس کا حرف حرف قادیانیت کے سومنات کے لئے گرز محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

فاضل بریلوی کا فتویٰ:

''قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بنا پر اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں فتویٰ دیا کہ ''قادیانی مرتد اور منافق ہیں، مرتد منافق وہ ہے کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرنا یا

ضرورت دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبح محض نجس،
مردار اور حرام قطعی ہے مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی
کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم ناحق سمجھنے
والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔"

(احکام شریعت ص ۱۱۲، ص ۲۲، ص ۱۷۷، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

مزید فرمایا کہ:

"اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات
کے سب علاقے ان سے قطع کر دیں بیمار پڑے پوچھنے کو جانا
حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں
کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔"

(فتاویٰ رضویہ ص ۵۱ ج ۶، مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

(عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات، ص ۱۲۸ بار چہارم مارچ ۲۰۰۹ء، مطبوعہ ادارہ تالیفات ختم نبوت کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، دوسرا ایڈیشن، ص ۲۲۸، ص ۲۲۹، بار سوم جنوری ۲۰۱۱ء مطبوعہ قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ)

اس اقتباس سے چند باتیں بڑی کھل کر سامنے آجاتی ہیں:

(۱) نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے ہوئے دیکھ کر سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ تڑپ اٹھے۔

(۲) سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کو مرزائی نبوت کے زہر سے بچایا۔

(۳) سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے انگریز کے ظلم و بربریت کے دور میں علم حق بلند کرتے ہوئے اور شمع جرأت جلاتے ہوئے مرزائیوں کے خلاف ایسا فتویٰ دیا جو قادیانیت کے لئے گرز محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز کا ایجنٹ کہنے والے دشنام باز دیوبندی ٹولہ سے گزارش ہے کہ وہ اس حوالے کو بار بار پڑھیں اور ڈوب مریں۔

نوٹ: اس کتاب پر دیوبندی مسلک کے مولوی عبدالقیوم حقانی نے ''پیش لفظ'' لکھا ہے جس میں مذکورہ کتاب کے متعلق یوں لکھا ہے:

> ''پیش نظر کتاب میں مولانا عمادالدین نے تاریخ کے اوراق سے ان لوگوں کا تذکرہ محفوظ کیا ہے، جنہوں نے اپنی جان حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قربان کردی۔ یہ کتاب عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سفیر ہے۔''

(عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات، ص ۲۴ بار چہارم مارچ ۲۰۰۹ء، مطبوعہ ادارہ تالیفات ختم نبوت کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، دوسرا ایڈیشن، ص ۲۴، بار سوم جنوری ۲۰۱۱ء مطبوعہ قاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرۃ خالق آباد نوشہرہ)

اسی کتاب پر ''حرف اولین'' دیوبندی مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام درابن کلاں ضلع ڈیرہ غازی خان کے مہتمم قاضی خلیل احمد دیوبندی نے لکھا اور اس کتاب کے مولف کے متعلق یوں تحریر کیا:

> ''مولانا کو درس وتدریس کا بھی شوق ہے اور تقریر و تحریر سے

شغف بھی، ان کا اندازِ تقریر بے لاگ ہے، جو بات بھی اپنی حد تک درست یا غلط نظر آئے تو اسے کہنے میں باک نہیں ہوتا نہ کوئی مصلحت آڑے آتی ہے مولانا عماد الدین کو مشہور مصنف اور بین الاقوامی خطیب برادرِ محترم عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی سے تعلق و نسبت اور سرپرستی و رہنمائی حاصل ہے مولانا عماد الدین محمود کی پہلی کاوش ''اکابر کی شام زندگی'' کے منظر عام پر آنے سے ان کے ذوق و شوق کو مزید تقویت ملی اور بہت جلد نقشِ ثانی ''عشق رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات'' نذر قارئین کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

(عشق رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات، ص ۲۷ بار چہارم مارچ ۲۰۰۹ء، مطبوعہ ادارہ تالیفات ختم نبوت کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، دوسرا ایڈیشن، ص ۲۷، بار سوم جنوری ۲۰۱۱ء مطبوعہ قاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ)

(۲) دیوبندی مسلک کے رسالہ ''ہفت روزہ ختم نبوت'' میں ایک مضمون بعنوان: ''قادیانی کیوں کافر قرار پائے؟'' شائع ہوا جس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا رد قادیانیت پر فتویٰ یوں نقل کیا گیا ہے:

''امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ''

''قادیانی مرتد، منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے جو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبیحہ محض مردار حرام قطعی ہے۔ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو معصوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔"

(احکام شریعت ص ۱۱۶)

(ہفت روزہ ختم نبوت، ص ۸، شمارہ ۳۴، ج: ۳۳، ۸ تا ۱۵، ستمبر ۲۰۱۴ھ)

35) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ قادیانیت پر لکھی گئی کتب کا تعارف دیوبندی مولوی کے قلم سے﴾

دیوبندیوں کے "شاہین ختم نبوت" مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے ردِ مرزائیت پر لکھی گئی کتب کے تعارف پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ مرزائیت پر لکھی گئی نہایت علمی و تحقیقی اور گراں قدر کتب کا تعارف بھی کروایا ہے ذیل میں (مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب پر جو تبصرہ کیا ہے وہ ایک ایک کر کے پیشِ خدمت ہے:

(۱) مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الجزر الدیانی علی المرتد القادیانی" پر یوں تبصرہ کیا ہے:

"قادیانی مرتد پر خدائی خنجر اس کے نام کا ترجمہ ہے ۳ محرم ۱۳۴۰ کو حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق شاہ میر خان قادری نے

ایک سوال بھیجا جس کے جواب میں مصنف نے یہ رسالہ تحریر کیا۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ کو مصنف کا انتقال ہوا۔ اس لحاظ سے مصنف کی یہ آخری تصنیف ہے اس میں حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ضروری مفید بحث آگئی ہے۔"

(۲) یہی مولوی اللہ وسایا دیوبندی "السوء العقاب علی المسیح الکذاب" کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

"یہ کتابچہ دراصل ایک فتویٰ ہے جس میں روشن دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت و رسالت، انبیاء علیہم السلام کی توہین کے ارتکاب کے باعث، ضروریات دین کے انکار کے بموجب مرتد تھا۔ وہ اور اس کے ماننے والے سب دائرہ اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہیں ان سے نکاح، شادی، میل جول کے تمام وہی احکام ہیں جو مرتد کے ہوتے ہیں۔"

(۳) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "السوء علی المسیح والکذاب" پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی اللہ وسایا دیوبندی لکھتا ہے:

"جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب اس کے نام کا اردو ترجمہ ہے امرتسر سے مولانا عبدالغنی نے سوال کیا تھا کہ کیا کسی خاوند کے مرزائی ہوجانے پر مسلمان عورت اس کے نکاح میں رہ سکتی ہے؟ اس کا مولانا نے جواب تحریر کیا۔ جس میں مرزائی قادیانی

کے دس وجوہ کفر کو بیان کر کے متعدد فتاویٰ جات کے حوالے

درج کئے اور ثابت کیا کہ اس صورت میں نکاح باطل ہو جائے

گا۔

(قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت، ص ۱۰۷، سن اشاعت اکتوبر، ۱۹۹۰ء، ناشر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان)

36) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مرزائیت کے خلاف قلمی جہاد کا اقرار﴾

دیوبندی مسلک کے ''شاہین ختم نبوت'' مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مرزائیت کے خلاف قلمی جہاد کا اقرار یوں کیا ہے:

''مولانا احمد رضا خان نے ردقادیانیت پر پانچ رسائل تحریر کئے''

۱......۱۸۹۹ء میں ''جزاء الله عدوه باباءه ختم نبوة ''یعنی دشمن خدا کا ختم نبوت کے انکار کرنے پر خدائی مار۔

۲......''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب'' یہ ۱۹۰۲ء میں تحریر فرمائی مولانا عبدالغنی نے امرتسر سے ایک سوال بھیجا کہ ایک مرد قادیانی ہو گیا ہے تو اس کی زوجیت کا کیا حکم ہے اس میں آپ نے مرزا قادیانی کے دس وجوہات کفر بیان کئے ہیں۔

۳......۱۹۰۵ء میں رسالہ ''قہر الدیان علیٰ مرتد بقادیان'' تحریر کیا اس میں مرزا قادیانی کے الہامات کورد کر کے عظمت اسلام کو اُجاگر کیا ہے۔

۴......۱۹۰۸ء میں آپ نے ''المبین ختم النبیین''

۵.....۱۹۲۱ء میں ’’الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی ‘‘تحریر فرمایا اور یہ آپ کی زندگی کی آخری تصنیف ہے۔

آپ کی ان پانچوں کتابوں پر مشتمل مجموعہ بازار میں مل جاتا ہے۔یاد رہے کہ آپ کا مرتب کردہ متذکرہ فتویٰ ’’السوء والعقاب علیٰ المسیح الکذاب ‘‘فتاویٰ ختم نبوت جلد سوم میں بھی شامل ہے۔‘‘

(چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، ج ۲، ص ۵۸۷ بار اول اپریل ۲۰۱۶ء مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان)

(۲).....مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی نے اپنے مسلک کے ’’عارف باللہ‘‘ مولوی عبدالقادر رائے پوری کے بیان کا یوں ذکر کیا ہے:

> ’’ایک مرتبہ فرمایا کہ: مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ایک دفعہ مرزائیوں کی کتابیں منگوائی تھیں اس غرض سے کہ ان کی تردید کریں گے، میں نے بھی دیکھیں، قلب پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہوگیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ سچے ہیں‘‘

(سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری، ص ۵۶ مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی)

مولوی عبدالقادر رائے پوری دیوبندی کے اسی بیان کو مولوی محمد سلیمان قاسمی دیوبندی نے بھی نقل کیا ہے۔ملاحظہ ہو۔

> ’’مولوی احمد رضا خان صاحب نے ایک دفعہ قادیانیوں کی کتابیں منگوائی تھیں تا کہ ان کا رد لکھیں، میں نے بھی دیکھیں،

دل پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہوگیا اور ایسا معلوم ہونے
لگا کہ قادیانی ہی سچے ہیں۔"

(مختصر حالاتِ زندگی حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری، ص ۵۳ مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی)

قارئین کرام! جس وقت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے رد میں قلم اٹھایا اس وقت تک تو دیوبندیوں کو رد قادیانیت کی ہوا بھی نہیں لگی تھی بلکہ الٹا اس کی عبارتوں کی تاویلات میں مگن تھے۔ اور کچھ مثلِ مولوی عبدالقادر رائے پوری دیوبندی وغیرہ تو قادیانیوں کی کتب پڑھ کر نہ صرف ان سے متاثر ہو رہے تھے بلکہ ان کو تو بس قادیانی ہی سچے نظر آرہے تھے جیسا کہ ان اقتباسات سے واضح ہے۔

37) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیت کے خوب بخیے اُدھیڑے ہیں﴾

دیوبندی مسلک کے "شاہین ختم نبوۃ" مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا ہے:

"دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی سزا اس کے نام کا ترجمہ ہے، ختم نبوت کے عنوان پر مفید بحث ہے مرزائیت کے خوب بخیے ادھیڑے گئے ہیں آخر میں مختلف علماء کرام کے فتاویٰ جات شامل ہیں۔"

(قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت، ص ۵۷، سن اشاعت اکتوبر ۱۹۹۰ء ناشر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان)

38) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وقت کے جید عالم دین ہیں اور قادیانیت کو غیر مسلم قرار دیا مولوی اللہ وسایا دیوبندی کا اقرار﴾

آج T.V کے اینکر پرسن حمزہ علی عباسی نے ۱۳ جون ۲۰۱۶ء کی رمضان ٹرانسمیشن میں نہ صرف مذہبی بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آئینی سرحدوں کو پامال کیا۔ حمزہ علی عباسی کو شاید علم نہیں تھا کہ ابتدائی جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف سب سے پہلے اسلامی ریاست "ریاست مدینہ" نے ہی فیصلہ کیا تھا۔ بہرحال اس ناگہانی واقعہ کے بعد نیوز ون T.V پر "عشق رمضان" پروگرام کے میزبان شبیر ابوطالب نے حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ سے اس مسئلہ پر رائے لی تو حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ نے حمزہ علی عباسی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور اسی طرح جمعیۃ علمائے پاکستان (JUP) کے جنرل سیکٹری شاہ اویس نورانی صاحب نے بھی حمزہ علی عباسی کی اس جسارت کا خوب نوٹس لیا۔

دیوبندی مسلک کے شاہین ختم نبوۃ مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے حمزہ علی عباسی کے خلاف قانونی کاروائی کے مطالبہ کے لئے کھلا خط چیئرمین پیمرا کے نام شائع کیا اس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ قادیانیت میں خدمت کا یوں اقرار کیا ہے:

> "جناب عالی! جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا، اس روز سے علماء کرام مولانا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ...... مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ...... اور مولانا غلام دستگیر (قصوری) رحمۃ اللہ علیہ ایسے اپنے وقت کے جید علماء کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی

اور اس کے پیروکاروں کو مسلم اُمت سے علیحدہ قرار دیا۔"

(ماہنامہ لولاک ملتان، ج ۲۰: شمارہ نمبر ۱۱، ذیقعدہ، ۱۴۳۷ھ، ستمبر ۲۰۱۶ء، ص ۳۸)

اس اقتباس میں مولوی اللہ وسایا دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" بھی لکھا ہے اور آپ کو "جید عالم دین" بھی قرار دیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی اللہ وسایا دیوبندی کے نزدیک سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحفظ ختم نبوت کے علمبردار تھے۔

39) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ماہر "نثر نگار اور باذوق شاعر" ہونے کا اقرار﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین کی کتاب کو مشہور دیوبندی مکتبہ "قدیمی کتب خانہ کراچی" نے شائع کیا اس میں لکھا ہے:

"ایک ماہر نثر نگار کے علاوہ مولانا بڑے باذوق شاعر بھی تھے تاریخ اردو کی کتابوں نے ان کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے کہ ان کا تذکرہ اس باب میں نہیں کیا ان کا میدان نعت گوئی تھا:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۳۳۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

40) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب کمال شاعر ہونے کا اقرار﴾

(۱)...... دیوبندیوں کے "مفسر قرآن حضرت ومولانا" اخلاق حسین قاسمی دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب کمال شاعر ہونے کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

"مولانا احمد رضا خان صاحب ایک صاحب کمال نعت گو شاعر تھے

۔انہوں نے اپنی اسی فطری ذوق کے ساتھ قرآنِ کریم کا مطالعہ کیا

اور انہیں اپنی طلب کے مطابق اسی ذوق کی غذا مل گئی۔"

(بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ، ص ۱۳ مطبوعہ الفیصل اکادمی فیصل آباد)

اسی کتاب کے جدید ایڈیشن میں یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

(بریلوی قرآن کا علمی تجزیہ، ص ۸۵،۸۶ اشاعت فروری ۲۰۱۱ء مطبوعہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی کراچی)

(۲)..... مولوی فاضل دیوبندی نے جہاں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید کی وہیں آپ کی شاعری کی اس انداز میں تعریف و توصیف بھی کی ہے کہ جس میں آپ کو چمنِ اسلام کی ثناء خواں بلبل قرار دینے کی خواہش کا برملا اظہار بھی موجود ہے:

"خان صاحب موصوف کو ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ بہت بڑے

شاعر بھی ہیں۔ مجھے بھی تسلیم ہے اور میں ان کی شاعری سے

متاثر بھی ہوں اور انصاف کی بات تو یہ ہے کہ جب خان صاحب

کے ہوش وحواس قائم ہوتے ہیں تو وہ غضب ہی کر دیتے ہیں اور

دل چاہتا ہے کہ انہیں چمنِ اسلام کی ثناء خواں بلبل کہہ دوں۔"

(ملت بریلویہ کی اچھوتی تعبیر، ص ۳۲ مطبوعہ دار المعارف اردو بازار لاہور)

اس اقتباس میں دیوبندی مولوی فاضل نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بہت بڑا شاعر تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری سے متاثر ہونے کا اعتراف و اقرار بھی

کیا ہے۔ باقی جہاں تک اس کے ان الفاظ کا تعلق ہے کہ ''جب خان صاحب کے ہوش وحواس قائم ہوتے ہیں'' تو یہ سراسر جہالت وبغض پر مبنی ہے۔ کیونکہ شاعری اور وہ بھی اس قدر خوب کہ اپنے بڑے سے بڑے مخالف کو بھی متاثر کر لے بغیر ہوش و حواس کے قائم ہونے کے کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟؟ بات وہی ہے جو علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ''دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں'' اس نام سے نظامی صاحب کی ایک مستقل کتاب بھی موجود ہے۔

41) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعتوں کو پڑھ کر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین جس کی کتاب کو مشہور دیوبندی مکتبہ ''قدیمی کتب خانہ کراچی'' نے شائع کیا اس میں لکھا ہے:

''واقعی ان کی (سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ از نقشبندی) نعتوں کو پڑھ کر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے'':

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

42) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں معنویت کے ساتھ ساتھ شعر وسخن کی سب فنی خوبیاں موجود ہیں﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین جس کی کتاب دیوبندی مکتبہ ''قدیمی کتب خانہ کراچی'' نے بڑے اہتمام سے شائع کی اس میں لکھا ہے:

''ان (سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ از نقشبندی) کے کلام میں معنویت کے ساتھ ساتھ شعروسخن کی تقریباً تمام فنی خوبیاں اور نزاکتیں موجود ہیں خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں

نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص۳۳۱ص۳۳۲مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

43) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نعت گوئی پر بہت لکھا اور بہت اچھا لکھا ہے﴾

''مولانا احمد رضا کی نعت گوئی پر تذکرہ بذات خود ایک علیحدہ موضوع ہے انہوں نے بہت لکھا اور بہت اچھا لکھا ہے''

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص۳۳۳مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

44) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دنیوی علوم (فزکس، کیمسٹری، جیالوجی) پر گہری نظر﴾

ابوالحسن علی ندوی دیوبندی کے خلیفہ مفتی محمد سعید خان دیوبندی نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ علمیت کا اعتراف یوں کیا ہے:

''فتاویٰ رضویہ میں جناب احمد رضا خان جو ہمیں فزکس، کیمسٹری، جیالوجی اور متعدد موجودہ دنیوی علوم پر بحث کرتے ہوئے ملتے ہیں تو ان کی تمام معلومات کا اصل منبع یہی نصاب اور اس سے متعلقہ

کتابیں ہی تو ہیں، جو انہوں نے نہایت عرق ریزی سے پڑھی تھیں ان کا اور ہمارا مسلکی اختلاف اپنے مقام پر لیکن کیا قرآن ہمیں یہ تعلیم نہیں دیتا کہ اگر کوئی خوبی دشمن میں بھی ہو تو اس کا اعتراف کرنا چاہیے۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى "اور کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو تم سب انصاف سے کام لو، اور یہی طرز عمل تقویٰ سے قریب تر ہے" (پارہ:۶، سورۃ المائدہ، آیت:۸) جناب احمد رضا خان صاحب کی اس خوبی کا اعتراف یا انکار کرنے کا حق صرف اس شخص کو پہنچتا ہے، جس نے ان کے فتاویٰ رضویہ کی تیس (۳۰) جلدوں کا نہایت باریک بینی سے مطالعہ کیا ہو"

(قیام دار العلوم دیوبند ایک غلط فہمی کا ازالہ ص ۲۹، ۳۰ مطبوعہ ندوۃ المصنفین ایجوکیشنل ٹرسٹ اسلام آباد)

45) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردِ شیعیت میں خدمات کا اقرار دیوبندی علماء کے قلم سے﴾

(۱) دیوبندی مسلک کے "مولانا" ابو عثمان دیوبندی نے تردید شیعیت میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دیئے گئے فتویٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے "حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی" سرخی کے تحت لکھا ہے کہ:

''مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے آج سے تقریباً ایک صدی قبل ۱۳۲۰ھ میں ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل ومدلل فتویٰ تحریر فرمایا۔ جو کہ ردالرفضہ کے تاریخی نام سے شائع ہوا۔ اس کے ص: ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعوں کے بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح ہیں انکے عالم جاہل مرد وعورت چھوٹے بڑے سب باتفاق گرفتار ہیں۔ کفر اوّل: ''قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں'' کفر دوم: ''ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المؤمنین علی ودیگر آئمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیھم الصلوۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے بہ اجماع مسلمین ہے کہ وہ کافر اور بے دین ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو غیر نبی کو نبی سے بلند درجہ دے وہ درحقیقت مرتبہ نبوت کی توہین کر رہا ہے اور آئمہ اہلسنت کی آڑ میں ختم نبوت کا انکار کر رہا ہے''

(شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت، ص ۱۲۰ ص ۱۲۱، طبع دوم ۲۰۱۲ء مطبوعہ مرحبا اکیڈمی کراچی)

(۴) اسی کتاب میں ہی ایک دوسرے مقام پر یوں لکھا ہوا ہے:

''شیعہ اثنا عشریوں کی تکفیر ان کے عقیدے امامت کی بناء پر تینوں مکاتب فکر اہلسنت و الجماعت دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کے جید علمائے کرام نے وضاحت کے ساتھ کی ہے''

(شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت، ص ۹۱، طبع دوم ۲۰۱۲ء مطبوعہ مرحبا اکیڈمی کراچی)

ان مذکورہ بالا حوالوں میں ابوعثمان دیوبندی نے واضح لفظوں میں اقرار کیا ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بالخصوص اور دیگر جید علمائے اہل سنت نے شیعہ کی تکفیر کی ہے۔

(۳) مولوی ثناء اللہ سعد شجاع آبادی دیوبندی نے اپنے مسلک کے خطیب اور دیوبندی تنظیم سپاہ صحابہ کے سابق امیر مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی کی ایک تقریر کے چند اقتباس اور جھلکیاں نقل کی ہیں جن میں مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی نے کہا ہے کہ:

"اگر اسلام کی چودہ سو سال کی تاریخ میں ہر صدی کا امام ،ہر صدی کا مجدد، ہر صدی کا پیر میرے دعویٰ کا اقرار نہ کرے،میرے مؤقف کی تائید نہ کرے، اور ہاں مولانا احمد رضا بریلوی کو لاؤں گا۔مولانا ثناء اللہ امرتسری کو لاؤں گا۔ مولانا رشید احمد گنگوہی کو لاؤں گا۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی کو لاؤں گا۔جامع ازہر کے فتوؤں کو لاؤں گا۔مدینہ یونیورسٹی کے فتوؤں کو لاؤں گا۔کویت کے مفتی اعظم کے فتوے کو لاؤں گا، تو ڈی۔سی صاحب۔ تمہیں مجھ پر پابندیاں لگانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔"

(علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید حیات وخدمات، ص ۱۱۲، اشاعت دوم ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ مطبوعہ مکتبۃ البخاری صابری پارک گلستان کالونی لیاری ٹاؤن کراچی)

قارئین کرام! یہ وہی مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی ہے جو اپنی تقریروں میں کہا کرتا تھا کہ مولوی احمد رضا کے شیعہ ہونے پر میرے پاس سترہ (۱۷) دلائل ہیں بالآخر اپنے کذب و افتراء پر مبنی دعویٰ و موقف کو چھوڑ کر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان و عظمت کو تسلیم کرنا پڑا اور اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ شیعہ کی تکفیر کرتے تھے۔ مذکورہ بالا اقتباس میں بھی مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی نے شیعہ کی تکفیر کرنے والوں میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی پہلے نمبر پر بیان کیا ہے۔

(۴ دیوبندیوں نے ''مولوی حق نواز جھنگوی'' پر خصوصی نمبر نکالا جس میں دیوبندی 'پروفیسر و مولانا'' خواجہ ابوالکلام صدیقی دیوبندی نے ''تقیہ شگاف ورافضیت شکن'' عنوان سے جھنگوی دیوبندی پر مضمون لکھا ہے جس میں خواجہ ابوالکلام یوں لکھتا ہے:

> ''بعض حضرات مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ تاثر رکھتے ہیں کہ انہوں نے اکابر سے انحراف کیا ہے حالانکہ مولانا نے کوئی نئی بات پیش نہیں کی بلکہ اہل تشیع کے کفر پر ہر دور کے تقیہ شناس علماء حق مثلاً جلیل القدر تابعی امام شعبی، تبع تابعین کے دور میں مدینہ منورہ کے محدث وفقیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، پانچویں صدی ہجری کے ابن حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ، چھٹی صدی ہجری کے قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبدالقادر جیلانی، امام رازی ساتوں صدی ہجری کے علامہ ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ، آٹھویں صدی ہجری کے ابن

تیمیہ، نویں صدی ہجری کے صاحب فتاویٰ بزازیہ، دسویں صدی ہجری کے علامہ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ، مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بارہویں صدی ہجری کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، تیرہویں صدی ہجری کے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی، چودہویں صدی ہجری کے مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت ہر مکتب فکر کے علماء نے اہل تشیع کے کفر کا جو فتویٰ دیا ہے مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اپنے خونِ جگر سے زبان زد عام کر دیا ہے۔"

(سالنامہ سرخرو لاہور، خصوصی اشاعت حق نواز جھنگوی شہید، فروری ۲۰۱۰ء ص ۴۳۹)

اس اقتباس میں صدیقی دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو تقیہ شناس علماء حق میں شمار کیا ہے اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو چودہویں صدی ہجری میں شیعہ کی تکفیر کرنے والے علماء حق میں شامل کیا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو (معاذ اللہ) بدعتی اور مشرک کہنے والے دشنام باز دیوبندی ٹولہ سے سوال ہے کہ آپ کے دیوبندی مسلک میں علماء حق بھی بدعتی اور مشرک ہوتے ہیں؟

(۵) اسی سالنامہ سرخرو کے "امیر عزیمت شہید نمبر" میں مولوی مقبول الرحمٰن

دیوبندی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے:

"بریلوی مکتب فکر کے امام اور پیشوا نے تو یہاں تک کہا کہ جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

(سالنامہ سرخرو لاہور، خصوصی اشاعت حق نواز جھنگوی شہید، فروری ۲۰۱۰ء ص ۲۱۷)

(۶) اسی خصوصی اشاعت میں مولوی عبیداللہ عثمانی دیوبندی نے مضمون "میری زندگی میں انقلاب لانے والی شخصیت" میں لکھا ہے:

"بریلوی مکتبہ فکر سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کا نام نامی بھی مدح صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تحریک میں تحریری شکل میں سامنے آیا"

(سالنامہ سرخرو لاہور، خصوصی اشاعت حق نواز جھنگوی شہید، فروری ۲۰۱۰ء ص ۲۴۳)

سالنامہ سرخرو لاہور کی خصوصی اشاعت سے پیش کئے گئے ان مذکورہ بالا تین اقتباسات سے یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ مذکورہ دیوبندی علماء اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ شیعہ نہیں بلکہ شیعہ کے سخت مخالف تھے وہ شیعہ کو صرف کافر ہی نہیں قرار دیتے بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے اس کو بھی کافر قرار دیتے ہیں

(۷) دیوبندی جماعت سپاہ صحابہ پاکستان والوں نے مولوی حق نواز جھنگوی دیوبندی کی حیات وخدمات پر اپنے جماعتی رسالہ "ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد" کا خصوصی نمبر بعنوان: "حق نواز شہید نمبر" شائع کیا۔ جس میں صدیقی دیوبندی نے

''امیر عزیمت کے امت پر احسانات'' عنوان سے جھنگوی دیوبندی پر مضمون لکھا ہے جس میں صدیقی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

''اگرچہ بعض اکابرین نے اس فتنہ (شیعہ) کی سرکوبی کے لئے کچھ توجہ دی اس فرقہ باطلہ کی افتائی پوزیشن بھی واضح کی علامہ شامی، فتاویٰ عالمگیری کے مفتیان کرام حضرت سید عبد القادر جیلانی، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، قطب الاقطاب مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا عبد الشکور لکھنوی، حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی۔''

(ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد، حصہ اول، ص ۴۷، ۱۹۹۱ء)

اس اقتباس میں دیوبندی مولوی نے فتنہ شیعہ کی سرکوبی کرنے والے اکابرین اور اس فرقہ باطلہ کی افتائی پوزیشن واضح کرنے والے علماء میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اللہ کو بھی شامل کیا ہے۔ جو کہ اس بات کا واضح اقرار ہے کہ صدیقی دیوبندی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اللہ کو اکابرین اُمت میں تسلیم کرتا ہے۔

(۸) دیوبندی مسلک کے ''امیر شریعت'' مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری دیوبندی کے پوتے مولوی محمد معاویہ بخاری دیوبندی کی ادارت میں نکلنے والا رسالہ ماہنامہ ''الاحرار'' ملتان میں سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ کی ردِ شیعیت میں خدمات کا اعتراف (آپ کے مختلف فتاویٰ کو جو ردِ شیعیت پر دیئے گئے

ہیں) نقل کر کے کیا ہے۔

ماہنامہ الاحرار ملتان میں "شیعوں کی مجالس میں شرکت حرام وموجب لعنت ہے" سرخی جما کر احکام شریعت سے مندرجہ ذیل اقتباس یوں نقل کیا ہے جس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"شیعوں کی مجالس میں جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے، ان کی نیاز نیاز نہیں اور غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی، کم از کم قلتین کا پانی ضرور ہوتا ہے اور (انکی مجالس میں) وہ حاضر سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے سوگ کی علامت ہیں اور سوگ حرام ہے ذکر شہادت ومصائب شہدائے کربلا وسوز خوانی مرثیہ پڑھنا حرام ہے حدیث میں ارشاد ہے کہ ان کے پاس نہ بیٹھو دوسری حدیث میں ہے کہ جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہی میں سے ہے"

(احکام شریعت ج ا ص ۱۴۳)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل میں:

۱)......بعض اہل سنت جماعت عشرہ محرم میں نہ تو روٹی پکاتے ہیں نہ جھاڑو دیتے ہیں ،بعد دفن روٹی پکائی جائے گی۔

۲)......اس دن کپڑے نہیں اتارتے۔

۳)......ماہ محرم کوئی شادی نہیں کرتے۔

الجواب: تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔

(احکام شریعت حصہ اول ص ۱۴۳)

رسالہ تعزیہ داری تصنیف مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی میں ہے:

"عشرہ محرم کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا، ان بے ہودہ رسوم نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا...... یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ ڈھانچ بعینہا حضرات شہدائے کرام رضوان اللہ علیہم کے پاک جنازے ہیں،

ع اے مومنو! اٹھاؤ جنازہ حسین کا

گاتے ہوئے مصنوعی کربلا پہنچے وہاں کچھ نوچ اتار باقی توڑ تاڑ دفن کر دیئے یہ ہر سال اضاعت مال کے جرم و وبال جداگانہ رہے، اللہ تعالیٰ صدقہ حضرات شہدائے کرام کربلا علیہم الرضوان والثناء کا مسلمانوں نیک توفیق بخشے اور بدعات سے توبہ دے آمین آمین تعزیہ داری کے اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے، قطعاً بدعت و ناجائز، حرام ہے"۔

سوال: تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز کرنا عرائض بایدحاجت برآری لٹکانا اور بہ نیت بدعت حسنہ اس کو داخل حسنات جاننا کیسا گناہ ہے؟

الجواب: افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت شنیعہ وممنوع و ناجائز ہیں۔

تعزیہ پر چڑھایا ہوا کھانا نہ کھانا چاہیے اگر نیاز دیکر لائیں یا چڑھا کر نیاز دیں تو بھی اس کے کھانے سے احتراز کریں۔ (ایضاً)

(ماہنامہ الاحرار ملتان ج ۱۱ شمارہ ۱۰، اکتوبر ۲۰۱۳ء ص ۳۴)

(۹) ''مرثیہ خوانی کی محفل میں اہل سنت و جماعت کی شرکت حرام'' سرخی کے تحت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

سوال: مجلس مرثیہ خوانی اہل شیعہ میں اہل سنت و جماعت کو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: حرام ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ''من کثر سواد قوم فھو منھم'' وہ بدزبان ناپاک لوگ اکثر تبراء بک جاتے ہیں اس طرح کے جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی اور متواتر سنا گیا ہے کہ شربت دیتے ہیں اس میں نجاست ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں قلیتین کا پانی ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو وہ روایات موضوعہ وکلمات شنیعہ ماتم حرام سے خالی نہیں ہوتی اور یہ دیکھیں سنیں گے اور منع نہ کر سکیں ایسی جگہ جانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ''تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو''

(سورۃ الانعام، پارہ: ۷ آیت: ۶۷)

(ماہنامہ الاحرار ملتان ج ۱۱ شمارہ ۱۰، اکتوبر ۲۰۱۳ء ص ۳۴)

(۱۰) یہی دیوبندی مولوی ''روافض میں شادی کرنا کیسا ہے؟'' عنوان کے تحت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ یوں نقل کرتا ہے:

''عرض: روافض میں شادی کرنا کیسا ہے؟'' آج کل عجیب قصہ ہے کوئی رافضی کسی کا ماموں ہے، اور کسی کا سالا، کوئی کچھ، کوئی کچھ......

ارشاد: ناجائز ہے، ایمان دلوں سے ہٹ گیا ہے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاتی رہی ہے۔ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ''تجھے اگر شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ'' ''ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں

خاص رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث ہے۔

ترجمہ: ایک قوم آنیوالی ہے، ان کا ایک بدلقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، نہ جمعہ میں آئیں گے اور نہ جماعت میں اور سلف کو برا کہیں گے۔ تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا پینا، نہ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو جنازے پر نہ جانا۔ آج کل کے روافض تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں ان کے مرد عورت کا کسی (سنی

مرد یا عورت) سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ سوم ص ۱۱۱)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ نقل کرنے کے بعد دیوبندی مولوی یوں لکھتا ہے:

"کھلے سنیو! اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ حضرت ایک ہی بات ارشاد فرما رہے ہیں"۔

(ماہنامہ الاحرار ملتان ج ۱۱، شمارہ ۱۰، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۳۴)

(۱۱)...... مولوی علی شیر حیدری دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ردشیعیت میں خدمات کا اعتراف "اکابرین اُمت اور ان کے فتوے" عنوان کے تحت یوں کیا ہے:

"اہل سنت والجماعت بریلوی مکتب فکر کے مقتدا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتویٰ ان کے رسالہ "ردالرفضہ" میں مستقل چھپا ہے"۔

(سُنّی موقف، ص ۱۱۰ مطبوعہ لوح وقلم پبلشرز اسلام آباد)

(۱۲)...... دیوبندی مسلک کے "محدث العصر" و "حضرت ومولانا" حبیب الرحمٰن اعظمی (استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند) نے یوں لکھا ہے:

"مولانا احمد رضا خان بریلوی نے اپنے رسالہ "ردالرفضہ" میں پچاس سے زائد کتب فقہ کلام وتفسیر کے حوالوں سے اثنا عشریوں کے کفر کو ثابت کیا ہے"۔

(مقالات حبیب، حصہ اول ص ۳۶۵ مطبوعہ شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبندی، سہارنپور انڈیا)

(۱۳)..... محمد نفیس خاں ندوی دیوبندی نے ''شیعہ اکابرامت کی نظر میں'' باب کے تحت ''فاضل بریلوی احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا'' سرخی قائم کر کے آگے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے، ملاحظہ ہو:

(شیعیت تحلیل و تجزیہ، ص۳۳۵ مطبوعہ ادارہ اشاعت حق لکھنؤ)

یوں ندوی دیوبندی نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ''اکابرامت'' میں سے تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی رد شیعیت میں خدمات کا اعتراف بھی کیا ہے۔

46) ﴿سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام شیعہ کی تکفیر کرنے والے علماء میں نمایاں ہے﴾

دیوبندی جماعت سپاہ صحابہ ضلع جھنگ کے سرپرستِ اعلیٰ مولوی محمد الیاس بالاکوٹی دیوبندی نے حق نواز جھنگوی دیوبندی کی تقریر کا ایک اقتباس یوں نقل کیا ہے:

''ہندوستان میں بیسویں صدی کے دوران جن علماء نے شیعہ پر فتویٰ کفر عائد کیا ان میں بریلوی مکتب فکر کے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کا نام نمایاں ہے۔''

(امیر عزیمت، ص۲۲۶، طبع پنجم، ۲۰۱۱ء، مطبوعہ امیر عزیمت پبلیکیشنز جامعہ عثمانیہ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ)

47) ﴿سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل شیعہ فرقہ کے خلاف لکھا﴾

ماہنامہ الاحرار ملتان میں دیوبندی مولوی نے ایک جگہ یوں لکھا ہے:

''مولانا احمد رضا خان صاحب کے مسلسل شیعہ فرقہ کے خلاف

اہل سنت کا قرآن وسنت کی روشنی میں درست موقف لکھنے سے
ان میں سے بہت سی رسوم کا خاتمہ ہو گیا''

(ماہنامہ الاحرار ملتان ج ۱۱ شمارہ ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۳ ص ۳۴)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ کہنے والے دشنام باز دیو بندیوں سے گزارش ہے کہ وہ اس حوالہ کو بار بار پڑھیں کیونکہ اس میں ان کے لئے اچھا خاصہ سبق موجود ہے اور یادرکھیں جب تک اس سرزمین پر اہلسنت موجود ہیں تمہارے اس طرح کے کذب و افتراء اور دجل کو یونہی طشت ازبام کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

ردِ شیعیت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ لکھا اگر وہ سب کچھ بیان کر دیا جائے تو شیعہ کو بدہضمی ہو جائے مرزا پوری دیو بندی کا اقرار:

حکیم عبد الشکور مرزا پوری دیو بندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی رد شیعیت میں خدمات کا اقرار کچھ یوں کیا ہے:

''یہ میں نے جو کچھ نقل کیا ہے بطور ''مشتے نمونہ از خروارے'' ہے ۔ ورنہ فتاویٰ رضویہ، السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ، حسام الحرمین، فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین وغیرہ میں تو اتنا ہے کہ اگر سب پیش کر دوں تو یقیناً شیعوں کو بدہضمی ہو جائے۔ مولوی احمد رضا خاں نے خاص رد شیعہ میں مستقل طور پر، ''رد الرفضہ'' نامی ایک رسالہ بھی لکھا ہے۔''

(ارتد اد شیعہ، ص ۱۳۱ مطبوعہ دار المبلغین پاٹا نالہ لکھنؤ انڈیا)

نوٹ: اس رسالہ پر مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی نے اپنے تاثرات لکھے جس میں اس نے مرزاپوری دیوبندی کے اس رسالہ کو نہایت پسندیدہ قرار دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے رد میں لکھی تحریروں کو دیکھ کر شیعہ ماتم کریں گے

حکیم عبدالشکور مرزاپوری دیوبندی نے مزید یوں لکھا ہے:

''شیعہ اپنے خلاف منقول عبارتوں کو دیکھ کر ضرور کہیں گے کہ ''دوست سمجھے تھے جسے ہائے وہ دشمن نکلا'' اور اگر اپنے متعلق ان (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ از نقشبندی) کی تمام تحریروں بالخصوص ردالرفضہ کو دیکھیں گے تو بے ساختہ ماتم کریں گے، افسوس مولوی احمد رضا خان تو ''حرف غلط کی طرح ہمیں مٹا گئے۔''

(ارتداد شیعہ، ص ۳۱ مطبوعہ دارالمبلغین پاٹانالہ لکھنؤ انڈیا)

اس اقتباس میں روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ دیوبندی مولوی مرزاپوری کے نزدیک بھی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف شیعہ کے دشمن تھے بلکہ شیعہ کے رد میں جو انہوں نے لکھا ہے اگر شیعہ ان تحریروں کو دیکھ لیں تو بے ساختہ ماتم کرنے کے ساتھ ساتھ یوں کہنے پر بھی مجبور ہوں گے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو ہمیں حرفِ غلط سمجھ کر مٹا دیا۔ اس گواہی کے بعد بھی اگر کوئی دیوبندی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ کہے یا سمجھے تو اسے یوں کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔

دیوبندی مولوی نے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے رسالہ ردالرفضہ کو شائع کروا کے تقسیم کیا

دیوبندیوں کے خادم القرآن "قاری شریف احمد نے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے رسالہ ردالرفضہ کو شائع کرا کے تقسیم کیا جس کا اقرار خود اسی کے جانشین مولوی تنویر احمد شریفی دیوبندی نے یوں کیا ہے:

> "جناب مولوی احمد رضا خان بریلوی کا رافضیت کے رد میں رسالہ "ردالرفضہ" کی عکسی اشاعت کرا کر مسلمانوں میں تقسیم کرایا۔"

(تذکرۃ الشریف ص ۴۶۸، دوسری اشاعت ستمبر ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

48) ﴿سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ردِ شیعیت میں خدمات کا اعتراف، دیوبندی مجلہ بینات کی روشنی میں﴾

ماہنامہ بینات کراچی کی خصوصی اشاعت بعنوان: "خمینی اور اثناعشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" میں یوں لکھا ہے:

> فاضل بریلوی جناب مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے اب سے تقریباً نوے سال پہلے ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل و مدلل فتویٰ تحریر فرمایا تھا جو ۱۳۲۰ھ میں "ردالرفضہ" کے

تاریخی نام سے شائع ہوا تھا، اس مستفتی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے شروع میں تحریر فرمایا ہے۔

''تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شانِ پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے، کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیات پر مطلقاً کافر ہے۔''

''پھر مولانا مرحوم نے فقہ حنفی کی قریباً چالیس کتب معتمدہ و معتبرہ سے اس کا ثبوت پیش کیا''۔

(ماہنامہ بینات کراچی، ج: ۵۰ شمارہ: ۵۔۶، جمادی الاولی، جمادی الاخری ۱۴۰۸ھ بمطابق جنوری، فروری ۱۹۸۸ء ص ۱۱۷)

49) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ردالرفضہ'' سونے سے تولنے کے قابل ہے﴾

دیوبندی ''پروفیسر و قاضی'' محمد طاہر علی الہاشمی نے مولوی حافظ مہر محمد میانوالوی دیوبندی کی کتاب سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

''مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ردالرفضہ، مولانا محمد علی کی تحفہ جعفریہ..... سونے سے تولنے کے لائق ہیں۔''

(زلزلہ لولاک اور آفتر شاکس، ص ۳۹، ۴۰، طبع اول ۲۰۱۲ء ناشر قاضی چمن پیر اکیڈمی، سیدنا

معاویہ چوک حویلیاں ہزارہ، بحوالہ سیف اسلام بر دشمنان اسلام، ص ۲۸ تا ص ۳۱، طبع دوم مئی ۱۹۹۳ء)

50) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ردِ شیعیت میں اکابر علمائے دیوبند سے سخت فتویٰ دیا﴾

آل دیوبند کے "شیخ العرب والعجم" مولوی حسین احمد ٹانڈوی کانگریسی کے شاگرد رشید وخلیفہ قاضی مظہر حسین دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ردِ شیعیت میں دیئے گئے فتویٰ کو اکابر علمائے دیوبند سے سخت ہونے کا اقرار ایک شیعہ کو جواب دیتے ہوئے یوں کیا ہے:

"دیوبندی بریلوی اختلافی مسائل کی نوعیت جدا گانہ ہے آپ اس اختلاف سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور پمفلٹ اور تقریر میں یہ تأثر دے رہے ہیں اور وہ آپ کے بھائی ہیں حالانکہ بریلوی حساس علماء بھی شیعہ جارحیت کے مخالف ہیں اور بریلوی مسلک کے امام جناب مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے روافض کے خلاف اکابر علماء دیوبند سے بھی سخت فتویٰ دیا ہے چنانچہ آپ کا ایک رسالہ رد الرفضہ جس کے شروع میں ہی ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں کہ:

"رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ

صرف اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح وفتاویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ (درمختار، مطبع ہاشمی، ص۳۶ میں ہے الخ)

بحرالرائق کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''صحیح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما کی امامت وخلافت کا منکر کافر ہے''۔ ''شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا اور صدر شہید نے فرمایا جو شیخین کو برا کہے یا تبرا بکے کافر ہے''۔ (ص۱۴)

شفاء مؤلفہ قاضی عیاض محدث کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''اور اس طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں''۔ (ص۲۱)

(ماہنامہ حق چاریار لاہور، ج:۲ شمارہ ۱۲،۱۱، ذیقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ بمطابق، جون، جولائی ۱۹۹۰ء ص۵۰)

51) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے انگریز حکومت کے دور میں بھی شیعیت کے کلمہ واذان میں اضافہ کے رد میں لکھا﴾

دیوبندیوں کے ''قائدووکیل'' قاضی مظہر حسین دیوبندی نے شیعیت کے کلمہ واذان میں اضافے کے رد پر سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے ''مولانا

احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتویٰ'' عنوان قائم کر کے لکھا ہے:

''قیام پاکستان سے بہت پہلے خلیفہ بلافصل کے الفاظ پر ایک سائل کے جواب میں بریلوی علماء کے پیشوا مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ایک فتویٰ دیا تھا جو حال ہی میں انجمن غلامان محمد مجاہد کالونی کراچی نمبر ۱۲ نے اپنے ایک پمفلٹ اصلی کلمہ اسلام میں شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ: بہر حال شیعہ کلمہ کے جس لفظ (خلیفہ بلافصل) کے متعلق ہم پیچھے تفصیل سے گفتگو کر آئے ہیں اس لفظ کے متعلق اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا تھا اور پوچھا گیا تھا کہ اہل سنت کو اس کلمہ کا سننا بمنزلہ تبرا سننے کے ہے یا نہیں اور اس کے انسداد و بند کرانے میں کوشش کرنا باعث اجر (ثواب) ہو گا یا نہیں بینوا توجروا۔

اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے یہ فتویٰ دیا:

الحق یہ کلمہ مغضوبہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبراء ہے اور اس کا سننا سُنّی کے لیے بمنزلہ تبرا کے نہیں بلکہ حقیقتاً تبرا سننا ہے العیاذ باللہ رب العالمین تبرا کے معنی اظہار براءت و بیزاری ہے جس پر کلمہ خبیثہ کنایۃً نہیں بلکہ صراحۃً دلالت کر رہا ہے کیونکہ اس میں بالتصریح خلافت راشدہ حضرات خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نفی ہے اور اس نفی کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ حضور پُرنور سید

عالم ﷺ کے بعد مسند نشین نہ ہوئے کیونکہ ان کا حضور اقدس ﷺ کے بعد تخت خلافت پر جلوس فرمانا اور فرمان واحکام جاری کرنا اور ممالک اسلامیہ کا نظم ونسق اور کام امور ملک ومال وبزم کی باگیں اپنے دست حق پرست میں لیناوہ تاریخی واقعہ جو مشہور ومتواتر اوراظہر من الشمس ہے جس سے دنیا میں موافق و مخالف یہاں تک کہ نصاریٰ و یہود اور مجوس و ہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ ان محبان خدا ونوابان مصطفی ﷺ سے روافض کو جو زیادہ عداوت ہے اس کی وجہ اور معنی یہی ہے کیونکہ ان کے زعم باطل میں استحقاق خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہ الاسنی میں منحصر تھا جب بحکم الٰہی خلافت راشدہ پہلے ان سرداران مومنین کو پہنچی تو روافض نے انہیں معاذ اللہ حضرت علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا اور تقیہ شقیہ کی بدولت حضرت اسد اللہ الغالب کی عیاذ باللہ سخت نامردو اور بزدل اور تارک حق اور مطیع باطل بتایا۔

دوستی بے خرداں دشمنی ست کبرت

كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا بلاشبہ لفظ خلیفہ بلا فصل میں جو نفی ہے اس سے لیاقت واستحقاق کی نفی مراد ہے اس مجمل لفظ میں غصب وظالم، انکار حق، اصرارِ باطل، مخالف دین اور اختیار دنیا وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعنِ ملعونہ جو قوم روافض اپنے

اعتقاد میں (ہمارے تینوں خلفائے کرام کے متعلق) رکھتی اور زبان سے بکتی ہے سب دفعۃً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی براءت وہ بیزاری کا اظہار ہے پھر تبرا کس چیز کا نام ہے (اس میں یقیناً سوائے اس کے کہ اہل سنت کو آزار دینا اور ان کا دل دکھانا اور ان کی توہین مذہبی کرنا مدنظر ہے) اور کوئی غرض مقصود نہیں کیا اب ہند میں روافض کی سلطنت ہے؟ یا گورنمنٹ ہند شیعہ ہوگئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروانگی دیدی یا شیعی صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کرلی جس کے باعث ارتکابِ جرم میں دہشت نہ رہی۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا بعبد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(اصلی کلمہ اسلام ص ۱۵)

یہ اس دور کا فتویٰ ہے جبکہ ہندوستان پر گورنمنٹ برطانیہ مسلط تھی۔

(مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کی سالانہ روئیداد، از یکم رجب ۱۳۹۵ھ تا ۳۰ جمادی الثانیہ ۱۳۹۶ھ بمطابق ۱۹۷۵ تا ۱۹۷۶ ص ۱۱ تا ۱۳)

52) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دشمن جہنمی ہے دیوبندی مولویوں کا اقرار﴾

(۱) قاضی محمد اسماعیل کرنگی دیوبندی نے ''اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کا فتویٰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دشمن ہاویہ'' میں عنوان قائم کر کے لکھا ہے:

''اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی مسلک اپنی کتاب ردالرفضہ

کے ص ۳۰ پر لکھتے ہیں کہ حضرت علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

"ومن یکون یطعن فی معاویۃ
فذاك من کلاب الھاویۃ"

''جو شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔''

(مختصر سیرت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۷ مطبوعہ الھادی للنشر والتوزیع ۳۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲) قاضی طاہر علی الہاشمی دیوبندی نے ''اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان'' سرخی کے تحت لکھا ہے:

''بریلوی مسلک کے امام اعلیٰ حضرت زیر عنوان ''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں عقیدہ'' لکھتے ہیں کہ:

''اللہ عزوجل نے سورۃ الحدید میں صحابہ سید المرسلین کی دو قسمیں فرمائی ہیں: ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف بایمان ہوئے اور راہ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا۔ دوسرے وہ کہ بعد فتح مکہ شرف بایمان ہوئے پھر فرمادیا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ اور دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا..... تو جو کسی صحابی پر طعنہ کرے اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض

معاملات جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں رب عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرما دیا کہ دونوں فریق صحابہ سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا واللہ بما تعملون خبیر اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے۔ بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا...... اس کے بعد کوئی بکے، اپنا سر کھائے، خود جہنم میں جائے علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں کہ:

"ومن یکون یطعن فی معاویة
فذاك من کلاب الهاویة"

"جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے"

(تذکرہ خلیفہ راشد امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ طبع دوم، فروری ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ امیر معاویہ اردو بازور لاہور)

(۳) یہی ہاشمی دیوبندی اپنی اسی کتاب میں "مخالفین معاویہ رضی اللہ عنہ علمائے بریلوی کی نگاہ میں" عنوان کے تحت یہی مذکورہ بالا حوالہ نقل کرتا ہے، ملاحظہ ہو:

(تذکرہ خلیفہ راشد امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۳۲۳ طبع دوم، فروری ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ امیر معاویہ اردو بازور لاہور.

53) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن اپنے ہم عصر مترجمین کے ترجموں سے کہیں بہتر و افضل ہے﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین نے ایک کتاب لکھی جس کو دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مکتبہ قدیمی خانہ کراچی نے شائع کیا ہے جس میں ڈاکٹر نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان شریف کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا ہے:

> ''مولانا احمد رضا خان کا ترجمہ بعض مقامات پر اپنے ہم عصر مترجمین کے ترجموں سے کہیں بہتر اور افضل ہے، مثال کے طور پر ترجمہ درج ہے:
>
> ومامحمد الارسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم و من ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا (آل عمران:۱۴۴)

ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلوی:

> ''اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔''

مندرجہ بالا ترجمہ معنیٰ اور زبان کے لحاظ سے بہترین ترجمہ ہے مولانا احمد رضا خان نے بہت عمدہ ترجمہ کیا ہے ملاحظہ ہو مولانا محمود الحسن کا ترجمہ رسول اللہ کے شایان شان نہیں:

ترجمہ مولانا محمود الحسن دیوبندی:

''اور محمد تو ایک رسول ہے ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا الٹے پاؤں تو ہر گز نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ۔''

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

54) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن پُر خلوص اور سلیس ہے﴾

یہی ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین نے لکھا ہے:

''ان (امام احمد رضا خان از نقشبندی) کا ترجمہ پُر خلوص اور سلیس ہے۔ مفسرین خلف نے اس ترجمہ کے حواشی میں افراط و تفریط کی ہے، لیکن اس سے مولانا کی شان اور علمیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۳۲۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

55) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن بیسویں صدی کے اوائل میں لکھے گئے تراجم میں مشہور ترجمہ ہے﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین نے ایک مقام پر یوں لکھا ہے:

''اوائل بیسویں صدی میں لکھے جانے والے مشہور ترجموں میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ترجمہ بھی ہے ترجمہ کا نام

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ہے"

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۳۱۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

56) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن میں دیوبندی مکتبہ تاج کمپنی والوں کی تحریفات کا اپنوں کے قلم سے ہی اقرار﴾

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین نے واشگاف الفاظ میں یوں لکھا ہے:

"راہنمائے صحت سب ڈائجسٹ، دہلی قرآن نمبر کے حصہ چہارم، ص ۱۱۶ میں یوں درج ہے

"مولانا احمد رضا خان بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ کا ترجمہ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" جو مراد آباد سے مطبع نعیمی میں ۱۳۳۰ھ میں چھپا تھا اور جس میں ۴۸۸ صفحات تھے، کیفیت یوں ہے کہ تاج کمپنی نے جو ایڈیشن ۱۹۶۴ء میں محشی بتفسیر "خزائن العرفان" از مولانا نعیم الدین مراد آبادی شائع کیا اس میں بعض مقامات پر تحریف کی گئی ہے۔ آئندہ کے لئے اس غلطی کو رفع کرنے کا وعدہ کیا ہے نام بھی "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" کی بجائے "رفیع الشان ترجمہ قرآن عظیم" میں بدل دیا گیا ہے۔"

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۳۱۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

57) ﴿اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بوصیری دوراں اور مقبول بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اقرار﴾

عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ (ممدوح دیوبندی مسلک) نے یوں لکھا ہے:

''ادھر ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ جمعہ کے دن ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر بریلی میں بوصیری دوراں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قدس سرہ العزیز دنیائے فانی سے روانہ ہو رہے ہیں ادھر بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ عین اسی وقت خواب میں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے وہ شامی بزرگ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کرتے ہیں فداک ابی وامی کس کا انتظار ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے انہوں نے عرض کیا احمد رضا کون ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں بیداری کے بعد شامی بزرگ نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت ہندوستان کے بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک بقید حیات ہیں اعلیٰ حضرت کی ملاقات کے شوق میں وہ بزرگ فوراً ہندوستان کے

لئے روانہ ہو گئے لیکن بریلی پہنچے تو معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

کا وصال ۲۵ صفر کو ٹھیک اس وقت ہوا تھا جس وقت ان بزرگ

نے خواب دیکھا تھا۔"

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حصہ سوم، ص ۱۱۶ چھٹی اشاعت ۲۰۱۴ء مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور)

اس اقتباس کے کسی حصہ سے عبدالمجید صدیقی نے اختلاف نہیں کیا۔ سرفراز گکھڑوی دیوبندی کی تصریح کے مطابق عبدالمجید صدیقی نے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو "بوصیری دوراں" و "اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ" و "قدس سرہ العزیز" اور "مقبول بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرلیا۔"

حرف آخر

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین کی کتاب کو دیوبندی مکتبہ ''قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی'' نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے جس میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تقریباً سات صفحات پر مشتمل تذکرہ تحریر کیا گیا ہے جس کا اختتام کچھ ان الفاظ سے کیا گیا ہے کہ :

''جوہر کلام یہ کہ مولانا احمد رضا خان تبحر عالم تھے علوم دینیہ ونقلیہ وعقلیہ اور فن مناظرہ پر کامل دسترس حاصل تھی۔ بحثیت فقیہ ان کا عالی مقام ہے۔ تمام زندگی دین اسلام کی خدمت کے بعد بروز جمعہ تقریباً دو بجے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۲۱ء کو بمقام بریلی ان کا انتقال ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون:

یہ نغمہ فصل گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لاالہ الااللہ

(قرآن حکیم کے اردو تراجم، ص ۴۳۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

ادارہ کی دیگر مطبوعات